

۱۳۳۲

الحمد لله

توضیح الافلاک

مردف

سکونت

نوشته فیض محمد طاهر الدین ساری غفر له

جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲

بسم الله الرحمن الرحيم
مقدمه و فصل اول سورہ اعراف

فیہ کلام نبوی محمد طہ صلی اللہ علیہ وسلم و فیہ منہاج علیہ السلام و فیہ منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام

مقدمه

منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام
منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام منہاج علیہ السلام

(استنباط) اہل بیات کا یہ قول بظاہر ایمان و الدینا کے مخالف ہے کیونکہ اہل بیات کے نزدیک
 مسیح سیارہ کے سوا بقدر کواکب فلک خمس میں ہیں اور اسی بات سے فلک اول میں ہونا ظاہر ہو جاتا ہے
 (استنباط) سیارات کا یہ کہ ہے آسمانوں اور فضا کا فلک ششم میں ہونا نیزت کے معانی سنیں
 اس لیے کہ نسبت کا فعل رویت سے مراد آسمانوں کے شفاف ہونا ہے جو سب ستارے آسمان
 دنیا میں معلوم ہوتے ہیں (استنباط) اہل بیات کا یہ قول بظاہر حفظ میں کل شیطان وارد
 اور جیسا ظاہر جو مائشیا طین کے مخالف ہے کیونکہ جرم و ستارے آسمان دنیا میں ہیں۔ فلک ششم
 میں (استنباط) شیاطین کا جرم خمس کو اکب سے سنیں ہونا بلکہ ستاروں سے جو شتاب بغیر
 ہیں اوس سے جرم ہوتا ہے علامہ یہ کہ کواکب اور نجوم سے مراد کواکب نوریہ اور تاریہ ہیں
 تو نسبت ان دونوں سے ہوتی ہے اور جرم و قذف شیاطین صرف تاریہ سے اور اتقدار نقط
 نوریہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قلن اللہ تعالیٰ منہ انجوم شدت جیسا کہ
 لعمادہ درجوا للشیاطین و علامات یستدری بہا انھن دونوں فلک السلس اور فلک الثواب
 کو شریعت میں عرش و کرسی کہتے ہیں فلک السلس عرش ہے اور فلک الثواب کرسی قال
 تعالیٰ و سج کریمہ السموات و الارض حدیث شریف میں ہے ما السموات السموات و الارض
 مع الکرسی الا کلکۃ و فی ذلک و فضل عرش علی الکرسی کفضل تلک الفضلۃ علی تلک کلکۃ
 ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کرسی کے مقابل اس قدر کم ہیں جس طرح میدان میں ایک چھلا
 اور کرسی سے عرش اتنا بڑا ہے جتنا اوس چھلا سے میدان واسط و افضل ہے فلک الثواب

یک بعد بیخ سیارہ کے ساتوں آسمان میں الٹی ترتیب میں کیا اچھا کیا شر ہے سے رطل
 شری مرتبہ میں شمس و قمر اثرات عطارد و الاقمار و اور منقصر لفظ لیخ شہد سے بھی
 کافی ہے فنی رطل مشتری مرتبہ شمس و قمر عطارد و قمر ان ستاروں کے حرکت
 حرکت کی وجہ سے انھیں سیارہ بعینہ مبالغہ کہتے ہیں مولانا علی نقی تب نے اپنے خیال میں ایک
 نفیس افادہ فرمایا کہ اسد حال کا قول کل فی فلک میجون میں لفظ کل فی فلک میں آسمان
 کے سات اور اولی حرکت دوری جو نیکی طرف اشارہ ہے ایسے کہ اس لفظ میں سات حرف
 ہیں اور اس ترتیب سے واقع ہیں کہ مابعد الکا عکس کیا جائے تب بھی کل فی فلک ہی ہوتا
 مگر مولانا ماث الدائم بامسی مذہب میں اس لیے کہ اس بات سے یہاں بیخ سیارہ
 کا ذکر نہیں کیا آیت شان نیر میں بھی ہے اور میجون بعینہ جمع فرمانا اختلاف
 مطاع و احوال کے وجہ سے ہے۔ البتہ اشارہ کیلئے لفظ فلک ہی کافی ہے تو مولانا علی مذہب کی
 افادہ ایک وجہ دیتا ہے۔ (استنباط) قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سات
 میں چھ عرض و عرض کو ملا کر نو بنائیں کیا ضرورت ہے (استنباط) بعض مذاق حکماء پر ہے جنکی
 نزدیک آسمان نو ہیں حالانکہ جس ضرورت سے وہ نو کے فائل ہوئے سات سے بھی
 پوری ہو جاتی ہے اس طرح سے کہ کو ایک ثابتہ کو مثل رطل میں اور دو انوار ورج کو
 مدب مثل پرمانا جائے (استنباط) یہ توجہ اس وقت بھی ہو سکتی ہے جب رطل حالت
 اوج میں کسی ثابت ستارے کیلئے کاسف ہو اور نہ حالت اوج میں رطل کے نزدیک کوئی

سارہ نواب سے پایا جائے ورنہ اگر ان دو یا تین میں سے کوئی بھی پایا جائیگا تو وہ صورت

ناکلی ہوگی (استنباط) ہو سکتا ہے کہ مثل کا جرم اوج کے نزدیک اتنا وسیع ہو کہ اوج میں

نواب فرض کیے جا سکیں مگر ملاحظہ اس شکل سے واضح ہوگا



(استنباط) - ایک نئی جدت ہے اور مسلمات قوم سے خروج

ایسی قابل قبول نہیں ایسے کردہ قابل میں کہ افلاک حاملہ اور خارج اکثر سطوح مدبرہ مشلات

کے مدبرے ایک نقطہ پر ماس میں مبالغہ ملاحظہ اس شکل

سے واضح ہوگا (استنباط) میں ایک ایسا جواب دینا چاہتا ہوں جن سے یہ سب شہادت پاؤں ہوا

ہو جائیں ان باتوں کا اصل منشا یہ ہے کہ حکما کا نواہان کا قابل ہونا مخالف قرآن شریف خیال

کیا گیا اس لیے وہ ضرورتیں سات ہیں پوری کر لی قدرت لاحق نبوی حالانکہ فی الحقیقت یہ

قرآن شریف کے مخالف نہیں بلکہ توہم ہونا قرآن مجید اور حکماء دونوں کا مستحق ہے

اور جن دو کو حکما افلاک اعلیٰ اور افلاک نواب کہتے ہیں اس کا نام شرع نے عرش و عرش علی

اور اس تعبیر سے اصل مخالفیت معلوم نہیں آتی جو کہ حکماء نے سباط استدلالہ حرکت و غیرہ شکل

افلاک کے سوا اس میں بھی پایا اس لیے ان دونوں کو افلاک کہنا غیر کیا فانی و مالک و حلائیہ کہتے معلوم ہے

کہ صرف اس قدر منشا ہے ملاحظہ بیت باتوں میں ملکہ ہے اس لیے ان دونوں کا ملکہ نام عرش

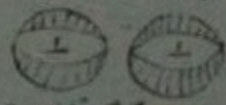
و عرش کہتا ہے ان سات ہزارہ ان کے بیترتیب سلف سے تاثر ہے اور وجہ ترتیب یہ ہے کہ قر

لوگوں نے سلف سے نہیں کیا تو جانا کہ سب سے پہلے قر ہے اور وہ مظاہر کو کشف کرتا ہے اور وہ

شہدہ کو مد علی ثم انما من انوار معلوم ہے کہ کاشف اپنے ہوگا تو مبلکہ جس سے کشف ہوتا ہوگا

[illegible]

کتاب محیط ہے اس سے کہ اگر اس کی گردہ جی اس کی شکل میں نکلا کا اعتراف و نشان میں
 اور ہر نشان میں اور اسے مستقل مضمرات میں ایک نزدیک اس کی دونوں مدب و متعظمین
 ستواری میں اور نشان میں اور اس کی گردہ جی اس کی شکل میں نکلا کا اعتراف و نشان میں
 وغیرہ کے نزدیک یہ مستقل مضمرات میں ایک نشان ہو اور اس سے پیدا ہوئے جو اس کے
 سے اس کے گردہ جی اس کی شکل میں نکلا کا اعتراف و نشان میں ایک حرکت پہلے کرے



(سوال) ان دونوں دونوں میں جمع کون ہے اور اس کی شکل میں ایک (جواب) جمع قول اس سے
 ایسے کہ ان دونوں کے نزدیک و متعظمین تمام میں تو اگر کرے اور مستقل ہو جو علامہ شمار
 ہو سے پیدا ہو تو میں یہ قدر خود کا علامہ شمار ہو جائے اور اسے غلط نہ کہے (سوال)
 الجلیلی یا شب المصفر میں تو ایسی ہی کوں (جواب) اصل یہ ہے اس کے بعد امداد
 کہ یہ کہ ایک اور علامہ کرے ایسے میں نہ نزدیک کے ساتھ اس میں کوں کوں علامہ
 ہے کہ اگر اس میں کہ نزدیک اور ان کا کرے اور اس کی شکل میں ایک نشان ہو اور اس سے پیدا ہو
 ایسے کہ کوں اس میں سے اس کی شکل میں ایک نشان ہو اور اس سے پیدا ہو
 کہ مضمرات میں کہ نزدیک حرکت کا نصف کاں ہم کہے تو اس کے بعد اس میں یہ حرکت
 ایسے کہ اگر اس میں کہ ایک اور نشان ہو اور اس کی شکل میں ایک نشان ہو اور اس سے پیدا ہو
 یہ ہے کیاں سے معلوم ہو اگر مضمرات میں کہ اس کے بعد اس میں کہ ایک نشان ہو اور اس سے پیدا ہو
 یہ کہ اس میں کہ ایک اور نشان ہو اور اس کی شکل میں ایک نشان ہو اور اس سے پیدا ہو

اگر سید اسوئی ہے تو شکل المیعی ہوگی مگر یہ ہے کہ تقطیع کے نزدیک حرکت نہ ملے یا بہت کم ہوگی وجہ سے وہاں اگر پیدا ہوگی اور کرہ ناراضہ اس طرف سے شبہ المیعی ہوگا (اسلام علم کرہ ناراضہ بعد کرہ ہوا ہے) غرض انسانی ایسے کرہ ناراضہ کے پیچھے اس کا مدب مقصد کی تاج ہوگی وجہ سے مناسبت اور علی اختلاف الاقوال کردی یا المیعی نام یا شبہ المیعی اور مقصد ہوا اور یہ بالی متفرق ہے یعنی میان و طول کی جگہ وادے اور واد کی جگہ ہوا میں مثال ہے و غیر احاطہ اس کے بعد کرہ آج ہے یہ تقیل انسانی اس کے نہیں ہے اور اس کی ایک جہی یہ مستقل زمین بعد ایک شکل کرہ کی طرف سے جس سے بعض جہت کرہ میں ملایا گیا کہ یہ زمین ایک کرہ پر (داشبہ) زمین کا کرہ ہوا اس میں مستقل کرہ نہیں کرہ میں اور مدب آج افادہ کی مثال ہے اور اس قدر زمین مستقل کرہ نہیں ہوگا (انتباہ) زمین کا مشرف جسے مانی سطح اس سے بعد کرہ سے طرز ارتفاع اس کو معتد نہیں تو زمین کا جس کرہ ہوا ہے اس سے نہیں جاتا کہ کرہ بعد میں رائے اس میں میں جہت جس سے کہ جہت جس سے کرہ آج دووں سطحیں متفرق ہیں مگر مدب اس میں سے کرہ کرہ ہوا ہے مستقل ہے اور وہ متفرق ہے اور متفرق متفرق ہوگی وجہ زمین کا متفرق ہونا ہے (سوال) کیا جمع ہے کہ ایک ہوا یا ان رجعت یا اضافہ رکھا جائے تو ظلم ہوگا بہ نسبت اسی حدی ہوا یا اس کے سطح میر ہو اور اس کی کیا وجہ ہے (جواب) بیشک ایسا ہی ہوگا ایسے کہ بعد تقیل نہیں یا جمع کرہ کرہ کی طرف مائل میں تو غیر حیرت میں مائل ہوگا اور میں بعد

[illegible]

جان کھانہ کی باتیں ہیں اس خلیک ۲۰ کچھ میں (سوال) امر بدیلت است و اھری
 میں کاروں سرانجام ہو کر سہل اور میں کڑی ہوگی کیا دلیل ہے (جواب) اسکی دلیل -
 یہ ہے کہ بقدر مثال کی جانب جائے قصبہ منع ہونا چاہیگا اور اسکا برعکس ضرب میں ہے
 اور جہان میں زمین میں قصبہ ارتقاہ میں کوئی حصہ نہ تھے (سوال) کیا گونا گویا دلیل
 ہے اس سے زمین کا لڑی ہونا بھی طرح سمجھ میں آجائے ہو یا معلوم کہ ایک نہ زمین کی جانب
 وہ شہر میں ایک گھنٹہ سے کوئی ۱۰ گھنٹہ ہوتا ہے اور وہ شہر میں ایک گھنٹہ بعد (جواب)
 اسکی اصل دلیل ہے کہ کوئی شے کسی جانب سے آتی ہو تو سب سے اسکا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے
 جو اسکا تھکا سیر یا ٹک کہ ہو یا شے یا وسیع مدار و ذریعہ معلوم رہتا ہے تو انہوں میں
 مستوی ہوتی اس خوف کی کہ وہ زمین پر بلکہ نام دفعہ معلوم ہوتا گھنٹہ اسطرح جب کہ کسی
 طرف جائے زمین تو سب سے تھکا و ذریعہ کا باقی حصہ نظر آتا ہے پھر وہ مثال چھوڑنا ہی -
 (سوال) اگر کسی شے میں ایک کی طرف کیا ہے کون کر زمین کا مرکز عام ہے (جواب)
 موصوفہ مرکز ثقل مرکز جم مرکز ثقل سکو ہے میں کہ اگر وہ اس مرکز سے دور آجائے
 تو وہ زمین میں دونوں مرکز سے برابر ہوں اور مرکز جم وہ ہے جس سے محیط تک نام ملو تو
 نہ تو وہ چلا تو انہوں کی کہ ایک ہی قسم کا ہو گا تو مرکز جم اور مرکز ثقل ایک ہو گا اور
 اگر وہ مشابہ ہوں تو دونوں مرکز ملے ہوئے ہوں گے تو اس مرکز کا مرکز بنایا
 جائے تو مرکز جم و ثقل یک ہی ہے ہو گا اور مرکز ثقل نصف دہری میں اور زمین کا
 مرکز ثقل مرکز عام ہے نہ مرکز جم (سوال) اگر وہ شخص زمین کے دونوں متقابل کھینچے

تا کہ ہونا کہ شیون نہ دے مگر وہاں سے اس میں اور حکام کے گونا گویا اور وقت بیاہر ہو گیا
 اصطلاح برابر ہوں تو قیاس نہ دیا جائے کہ ایک دو قائلے سے تو غرض متیوں منع ہی میں ہوں
 اور نصف قطر ہوں (انتباہ) اگر زمین کا مرکز عام ہے تو چاہے اگر کوئی قطب جز
 زمین پر حرکت کرے تو زمین اور سطح اف حرکت رحلے نہ کہ مرکز قتل پر ہر ہے (جواب انتباہ)
 شک ایسا ہوا ہے کہ وہ نہ انصاف نہ شک (انتباہ) زمین کا مرکز کرا تو حکام ہوں
 کا مذہب نہیں بلکہ مذہب مرکز زمین کا ہے تو یہ ہے مذہب کا مرکز ہے (انتباہ) اگر زمین کا
 مذہب یہ ہے کہ حرکت جوہر سرور زمین کی ہے نہ فلک اور فلک کی اس جواب میں اسکا
 قبول و تسلیم میں بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ جو سطح ہے کہ زمین کی حرکت و سطحی عقیدہ موجود نہایت
 بطور دل وجہ اصلہ لکھو کہ نو (انتباہ) زمین کی شکل گویا بیاض زمین اور سطح تقاریر
 میں مختلف ہیں تقاریر کے ساتھ حرکت اس میں باقی رہ سکتی ہے (انتباہ) کرورت حقیقہ
 نو ہے زمین وہی سیہ تو تقاریر میں سے کرورت سیہ میں ملاقا میں آتا اس لیے کہ سیہ
 درجا ہوا جیل اوند ہے جو ہار زمین ہے اور ہرستان سکڑ بیان وقوع ہر اسکی بیضی و درخ
 ایک ہے زمین تقریباً ڈھائی فرسخ ہے اور قطر زمین دواہر ہا بمسوس گیس فرسخ ہے تو اعظم
 اینال نہایت قطر زمین کی طرف ایک ہے البتہ در آنک ہے یہ نسبت دیکھنے میں کیا معلوم ہو سکتی ہے
 (سوال) سب عرض شیخہ کا کیا مسئلہ ہر اسکی خلیل دیا ہے (جواب) یہ وہی مسئلہ
 جسے میں مذکور ہے تو سنا کہ کہ بیان کیا تو فرسخ و تقیل اسکا یہ ہے کہ علماء و محققین ہا و ہا
 نقل و عبرہ نہ اس جواب کو ان بقولوں میں بیان کرنا ہے کہ تقاریر میں کرورت سیہ سے نکلتی ہے

[illegible]

جبر قدس میں ہوں سنا ظہر و شب میں سداں رہنے میں تے شامیہ ظہر
 جیسے ہے اور بنویمہ ظہر شویں صاحب تے شامیہ ظہر شویں
 اور بنویمہ ظہر شویں سچے نہ ظہر شویں اور جہدے جو نصف در یعنی ۱۸ درہ در
 پر اور صاحب تھے کے بیان پر ظہر میں حق نصف میل کل کار تے نہ نصف دور جبر شامیہ
 لست در کا تے جس میں صاحب تے شامیہ ظہر شویں اور بنویمہ ظہر شویں
 کا سچو بنویمہ بھری حق نصف میل کل کار ۴ اس مقام پر ہمیں تے شامیہ ظہر شویں
 اور بنویمہ ظہر شویں در میں میں حامل شامیہ ظہر شویں اور بنویمہ ظہر شویں
 تو صاحب تھے کا دانا در صفت اگر در مقام شامیہ ظہر شویں تو صاحب تھے کا دانا
 تو دو میں اس نا تھیل کا ہے بلکہ صاحب تھے کا دانا ایک در و نیم در ہے جسے نہ ظہر
 جہدے تے کثیر نصف میں تے بنویمہ ظہر شویں میں نصف در ہے اور بنویمہ
 ظہر شویں میں نصف در حاصل ہے اور بنویمہ ظہر شویں نصف دور سے بنویمہ
 کل لم ہے اس میں کل شامیہ ظہر شویں درہ کثرت شامیہ ظہر شویں باہر ظہر شویں
 تے ہے جس میں بنویمہ ظہر شویں درہ کثرت شامیہ ظہر شویں باہر ظہر شویں
 کل لم ہے اس میں کل شامیہ ظہر شویں درہ کثرت شامیہ ظہر شویں باہر ظہر شویں
 تے ہے جس میں بنویمہ ظہر شویں درہ کثرت شامیہ ظہر شویں باہر ظہر شویں
 کل لم ہے اس میں کل شامیہ ظہر شویں درہ کثرت شامیہ ظہر شویں باہر ظہر شویں
 تے ہے جس میں بنویمہ ظہر شویں درہ کثرت شامیہ ظہر شویں باہر ظہر شویں

کہ میل کی پرستش و یاد دینی خیر و برتری شرح میں بیان کیا ہے جو نہ ہوتا ہے دوسری قسم میں ہے
دو دن کرمل جاتے ہیں میل کی نصف سالہ میں ۲۲ درجے کا چھ ماہوں میں رشید کا
زمانہ میں ۳۰ درجہ ۵ دقیقہ ۲۰ ثانیہ جو میزان میں ایک زمانہ ۲۳ درجہ ۵۰ ثانیہ
۷ ثانیہ تھا اور رصد گردش ہی سے ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ثابت ہوا اور صاحب کج یگان
رصد میں فہم حسین صاحب نے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ پایا دوسری بکری و انھیں تاویل سنگ
میں ہی سے درست ہوتا ہے ^{ملاحظہ} رصد کسے چھ ماہوں میں ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ
اسکون اس رصد کی وجہ سے خاصہ کج جاذبہ ہے رصد دوسرے میں جو مقدار
میں ہر ایک کے چھ رصد کا بیان دوسرے صاحب نے چھ ماہوں کی مدت میں
خاص خاصہ سوچنے کا مقدار میں میں چھ ماہوں میں کائنات کو ان مقدار میں
اور دیگر میں فہم حسین صاحب نے ۲۳ درجہ ۲۰ دقیقہ پایا دوسری بکری و انھیں تاویل سنگ
رصد ہے اسکا پکا زمانہ ہمارا ان میں ایک کج جاذبہ میں ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ
نیز صد گشت زمانہ محمد شاہ دہلی میں قائم کیا تھا ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ
وہ صاحبان اربعین شبہ کج جاذبہ میں ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ پایا دوسری بکری و انھیں تاویل سنگ
۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ میں ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ پایا دوسری بکری و انھیں تاویل سنگ
دائرہ الفیل ہے وہ سید ہے کہ کسی دورہ سے نقطہ کا پس ہمارے میل معلوم کیا جاتا
اور بدائرہ قطب ہمارے دورہ ہوتا ہے ہمارے کو کج جاذبہ میں ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ پایا دوسری بکری و انھیں تاویل سنگ
اس دائرہ کا جو میں اور جو ہوتا ہے ہمارے کو کج جاذبہ میں ۳۰ درجہ ۲۰ دقیقہ ۵۰ ثانیہ پایا دوسری بکری و انھیں تاویل سنگ

فوتن کہ عدل اور مرکز کو یک در میان ہو اور سکو بند کو یک بہنیں اشتباہ نہیں نکلتا ہے
اور جو منطقہ اربعہ اور کوئٹہ تک شتر ہے چار درہہ اصل سے کس طرح بدوں معلوم ہو
اسکا لے فروری ہے کہ عدل میل کوئٹہ نیون ایک میل پر ہوتا (اعتبار) مرکز کوئٹہ یا مرکز
نمائندہ سے مراد ہے اس خط کا سرے جو مرکز عالم سے مرکز کوئٹہ یا مرکز نمائندہ پر ہوتا ہو فلک
اعلیٰ تک پہنچے (معلوم) کیا ایسا ممکن ہے کہ درہہ میل بھڑا یا قاپ سے ہر درہہ
روبو (جس وقت درہہ میل منطقہ اربعہ کے تقسیم پر ہوا مرکز سے جس وقت کوئٹہ سے
درہہ میل ہی ہے درہہ میل اور بدوں میں سبب عام نامی ملتی ہے مارہ خاص سے اور
میل اجماع جب مارہ خاص ملتا ہے نکلا درہہ میل درہہ خاص ہوگا اور مرکز میں کہ درہہ میل ملتا
ہو تو مارہ خاص ملتا ہے اس لیے کہ درہہ اصل سے منطقہ تقسیم پر ہوتا ہے (معلوم)
درہہ میل اس گام میں آتا ہے کہ اس کے سطح کا وہ سطح میں (روبو) تقویٰ و روئٹہ
اس سے معلوم کیا جاتا ہے آفتاب کا شعاع و غروب ہوا تو تاغیر و غروب و خط کعبہ و
اسکا قاعدہ یہ ہے جسے محفوفہ اندس رہے جو زینہ ایک شتر میں بیان ہو گیا ہے ظل سل جز
نظیر میں زینہ جب عدل شمار آید یہ ستارے میں سر کا شعاع یا روئٹہ جو میں
مقام کہے گا تا منظور ہو اور سر کے میل اس کے ظل بدوں کو اور مقام کے ظل عرض (معلوم)
غرب ہوتا ہے اس کے بعد جب میں مقوس کرین یہ قوس ہم میں مقاب میں ہے اور
لی عدل بنایا ہے اور اس کے میں غرب کرین اور میں عدل کا قیاس و معلوم ہوا اس وقت

۲۳
 باحوال دایره عرض سے جو خط اس دایرہ سے ہفتہ بار عرض ہر نقطہ پہنچنے سے دوسری
 معلوم ہوتی ہے اسے اسکا نام دایرہ عرض جو یہ دایرہ مسقط البروج کے قطب اور دوسرے
 کسی جزائر کو کب پر گزرتا ہے اور اس کی نسبت انہوں قوس جو متصل اور جزو مسقط البروج
 کے درمیان واقع ہے اسے میل ثانی کہتے ہیں اور جو قوس کہ گزر کر کوکب اور مسقط البروج کے
 درمیان ہے اسکا نام عرض کوکب کہتے ہیں اس لیے کہ عرض کوکب مسقط سے پہلے جاتا ہے اور
 بیض مسقط کو زیادہ فاصلہ پہنچ کر ہے اسی سے اسکا نام عرض لکھا گیا ہے اس دایرہ عرض
 دایرہ میل ثانیہ میں یا نسبت (جواب) دایرہ میل زیادہ میں نسبت بیان ہو چکی ہے
 دایرہ عرض زیادہ میں بھی نسبت عام خاص ملتی ہے جو وقت دایرہ میل قطب میں ہو کر
 گزرتا ہو وہ مارہ بھی ہے اور دایرہ عرض بھی فوطرہ خاص ہے اور دایرہ عرض عام اور دایرہ
 اصل دایرہ عرض میں نسبت عام خاص میں وجہ ہے مارہ یا قطب مارہ میں دونوں میں
 دایرہ میل بھی ہے جو کہ قطب میں گزرتا ہے اور دایرہ عرض بھی اس کے قطب مسقط البروج پر
 گزرتا ہے اور جب دایرہ میل قطب مسقط پر گزرتا ہے وہ دایرہ اصل ہے اور دایرہ عرض میں
 اور جب دایرہ عرض قطب میں پہنچ کر گزرتا ہے تو دایرہ عرض کہتے ہیں کہ دایرہ میل سابق
 نہیں تو یہ دو مارہ و ستران لکھا جو دایرہ یا قطب مارہ و ستران (سول) البروج
 کہے ہیں اور کس طرح ہے میں (جواب) البروج برج کا صحیح ہے برج کا کتنے قطر جو کہ سیدہ
 انہی آتے اور ثوابت ٹھہرے ہو کر ہیں اسے اسکا نام برج رکھا گیا ہے اور جب مارہ میں قمر اور
 جو کہ اسکا نام ہے اس کے سیدہ ستران مغرب قوس ہندی ہے اس کے قوت انہی چاروں مکان

میں اور چھ اور جو ان میں سے بھی میں دوسرے میں صفی تیسرے میں چوتھے میں
 چھ دائرہ اور جن میں ایک دائرہ باہر ہے اور چھ دوسرے دائرے اس کے اندر ہیں
 اور چار باقی ان دونوں کے درمیان سے نکل کر اس میں چھ نقطوں پر متوقف ہوا اور دوسرا
 محاذی تمام اساتوں میں چار بارہ مساوی ٹکڑوں کے میں اس میں گام برج ہے اور اس کی نام
 اور شکلوں کے یہ ہیں جو منقطع برودع کے برسر میں متعارف سے منقسم ہوئے ہیں
 اور ہر ایک دائرہ ۳۰ درجہ ہے۔ سیدک دہرہ کے ۲۴۰ درجہ کو ۱۲ بیرونی برقیہ میں
 سے ہر ایک ۳۰ درجہ میں چھ دائرہ دورہ ماضی ہے یہ دائرہ گام گام کے نصف
 فواصل اور نصف فواصل میں اصل شش کے برابر ہے اس کے دائرہ کے اور چار
 فواصل کا سامنا ہے اور جب اس سے بیچ مرقا ہے وغیرہ ہلکا ہے آفتاب کے طلوع ہونے
 دن اور عرب ہوسے رات مرقا ہے اس دائرہ کے قطبین سمت اس وقت قدم میں
 (سوال) سمت اس وقت قدم میں کون ہے (جواب) سطح ماضی کا وہ نقطہ جو محاذی
 جانب اس شخص جو وہ سمت اس میں ہے اور جو جانب قدم ہے ماضی ہو وہ سمت قدم
 یا چون کہ قطر زمین اور خط نشان کے محاذی سطح ماضی تک پہنچے تو جو نقطہ اس شخص
 ازرب ہو وہ سمت اس میں ہے اور جو نقطہ عید ہو وہ سمت اس میں ہے (سوال) (دوسرا سوال)
 میں کوئی غور یا قاطع نہ ہے اس کا کیا نام ہے اور منقطع کے غلط قاطع کو کیا ہے بن (جواب)
 دائرہ ماضی میں ہے جو غور یا قاطع کے آگے منقطع مشرق اور جنوب ہوتے ہیں جس نقطہ
 سے تجاوز کرنا نہ ہوگی اور جو وہاں وہ نقطہ مشرق ہے اور جس سے تجاوز کرنا نہ

۲۵
 قضا علی جوہانہ اسکو فقط مغرب میں اور میں لغویا درہ افق منقطع سے
 قاطع تر ہے اسکو طالع و غالب ہے میں جو جانب مشرق میں ہے وہ طالع و غالب
 مغرب و غالب اور غالب کو طالع میں ہے نہ طالع سے مگر لغویا اگرچہ
 طالع اور یہ ہوتا ہے کہ میں طالع میں دارق افق کی سبب چھوٹی فوس کہ غلط مشرق
 و جزو منقطع افق یا فقط مشرق و دراز کوئی زبان سے اسکو سے مشرق میں ہے
 فوس نہ غلط مغرب و جزو منقطع یا دراز کوئی زبان سے اسکو سے مغرب میں ہے
 منقطع سے ہے میں فوس سے اوپر اور کوئی منقطع سے غلط اور ایک دینی اور کوئی
 نہ کھلا ہے میں (سوس) افق کی فوس اور ایک طرف سے ہے و غلط افق
 کی فوس میں منقطع سے ترسی اور اسکو کھول افق کی فوس میں افق منقطع سے
 ہو چکی افق منقطع سے غلط نظر ملے جو لغویا درہ افق باب ہے وہ افق منقطع سے
 غلط سے سوس تک پہنچ جو غلط و مل ہے سوس تا در کو میں سے اب اس طالع سے جو
 درہ بید ہو گا وہ میں ترسی یا افق میں (سوس) یہ لغویا درہ افق یا غلط
 یا فوس میں ہے اور کوئی مغرب و غلط افق منقطع سے درہ لغویا ہے اور افق منقطع سے
 صغیرہ افق میں افق منقطع سے ملے ہوئے ہیں صغیرہ اسلئے کہ فوس و افق منقطع سے درہ
 منقطع ہوا ہے اور افق منقطع سے غلط و درہ منقطع سے افق منقطع سے غلط ہے

[illegible]

کچھ میں قطب کا انحراف یا انحراف جیسے ہوگا اسی قدر قطب فوقی حد سے ماضی یا مستقبل میں ملے

شمال یا جنوبی ہوگا انحراف یا انحراف جو حد سے ماضی یا مستقبل میں ملے
اور جہت جو سمت مدنی ہوگا جس کا مرکز تاؤ و سیوس خاتمہ دوم شکل کا میں مہرین سے اول
لیدرہ اعلیٰ جو کہ انسانی ابدیت انحراف اور حد سے ماضی یا مستقبل میں ملے
اسی حدت کے اعتبار سے راستہ کا جھلک ہوگا لیکن نصف فوقانی حصہ ہمارے کو ہے

اور خسانی قوس اعلیٰ ہے (سوس) ابدال ہمارے کو جس میں لاؤب (دوس) ہمارے اعلیٰ

کا وہ حصہ جو انحراف اور حد سے ماضی یا مستقبل میں ملے

قوس ہمارے ساتھ ہے اور تمام شریک جو یہ ہر جہاں قوسوں حاصل ہو جائیگا +

اور سکا دونا دوس حاصل کے ہر جہاں جہاں قوس اعلیٰ ہمارے کے درمیان سے

ایسے جو کہ قوس انحراف استقامت حاصل ہے (سوس) اگر ہم اس فن سے مدد کر لیں

شعبہ قابل ہوئے کہ جب اس شعبہ میں راستہ میں ماضی یا مستقبل میں ملے

تاکہ ہر جہاں بڑی دقت ہوگی وہاں کہ کوئی یا ماضی یا مستقبل میں ملے

ماہرہ در جہاں اسی طرف سوس اس قدر زیادہ پڑتی ہے کہ کچھ ماضی یا مستقبل میں ملے

تاکہ باطل نامکمل ہے صد سال کا نصف یا تمام کو ششتر میں ایک آہ ہمارے اسی درجے

عمر شمالی تک پہنچ جائیگا اور عجب جہاں اس سے جہم نقطہ ارضی ماضی یا مستقبل میں ملے

دائرہ جس کا قطر ایک درجہ کامل یا اس سے زیادہ ہے نہ درجہ نصف قوس کا مکمل

سے زیادہ نہیں ہوتا ہے وہاں زیادہ باطل نامکمل یا مستقیم ہے نہ کہ نامکمل نہیں ہوتا ہے

اوسوقت کی زمین بانی و خدا کی برکات سے نہ پانی سے نہ میاں کشی و نہ دریا کی پہنچ سکتا
 نہ خشکی سے نہ پیدل یا گاڑی گھوڑے کی سوار کی دریا و ساری ہو سکتا تو حسب آبادی میں نہیں
 بھر دینا ہوا کہ اور اگر بعض حال بعض حصہ آبادی بھی ہو تو گدین میں راتیں تنہا
 کیا نہایت ہی آسانی ہے مسلمانوں پر نہ دن میں یا رات میں نماز فرض ہے اور رات
 برقعہ دھوئی کے فنی سے بے جا نہ میں تو فرض سخن میں تو میت ہی آسانی ہے چونکہ ہمارے گاؤں
 وہاں نہ کھانے پھر کے برابر ہوتا ہے اس سے وہ ایک رات دن دن میں یا رات دن دن میں
 بڑھتی ہے جب یہ آسانی میں نہ رہتا تھا ۲۴ سال کو چھ سالوں کوئی سو وقت شروع
 انہی ۲۴ سال تک میں ہمارا وقت ہے ۲۴ سال کو راتیں صاب شروع ہوتا اور برابر بلند
 ہوتا تھا مانتیک نہ ۲۴ سال کو عاید شفاعت کیا نصف اچھا چھوٹا سو وقت
 طہر کا وقت ہوگا پھر عطا شدہ ہوگا طہر کا وقت میں عصر کا وقت ہوا ۱۲ ستمبر
 آفتاب روبر ہوگا اوسوقت صوب کا وقت ہوگا اٹھارہ بجے کے بعد رات ہوگا شام
 ہمارے وقت پر چھٹے کا وقت ہوگا اور سورہ میں ہی کوئی نشان میں سے نہ روزہ ۳۵۵
 میں ایک مہینہ ہے اور ان کا دن ۱۱ سال ۳۵۵ سال پر اوس میں (۱۱) مہینے ہوگا
 اور ظاہر ہے اس میں اگر کوئی سورہ کا نو و شیخ مانے بیٹے باپ میں خلاف روشا دباری ہے
 و علی الذین یصفونہ فذلک طعام مسکین صلاوی ہیں یہ سورہ سے بلوغ تک کا مہینہ
 نو مہینے صحت بلوغ اگر ۵۰ ہی برس ہوگا ۱۱ سال کا بعد ۱۱ سال یا ۱۱ سال کا بعد ۱۱ سال
 سال کے برابر ہوگا پھر مسکین شیخ یا ۱۱ برس میں کیا شک اور زمانہ کا آیت و سورہ نہ ہو

ایسی کہ نصف باطن اسوع و زوایا اگر مزایہ کے کرب اوپر کو لب منہ تو نصف باطن الطول و الزوایا
 تو یہ کرب صرف نصف النهار خط استوا و عروق الی ہے ایسے کہ باقی میں ایک کرب منہ و زوایا
 پہنچا کر نصف باطن الطول و الزوایا ہو گا اور اگر مزایہ کے کہ کبھی نصف باطن الطول و الزوایا
 جو نوعی اسعین میں منہ و زوایا پر یہ کرب صادق آتی ہے اور اس کرب ہمہ اگا کبھی کبھی کبھی
 سن وارد ہوتا ہے اس کے واسطے التفریعات ہے۔ نیز عرض شعبین میں دائرہ نصف النهار نصف شرق
 و نصف غرب میں واسطہ ہوتا ہے اور قطبین علم پر زواہی کو دو حصوں میں تقسیم کرنا کہ نقطہ شمال
 و جنوب پر قطع کرے اور خط استوا کے دو نقطوں میں واصل ہو کر اس کا نام خط وال
 مہبط نقطہ شرق و جنوب میں جو خط استوا واصل ہو خط اعتدال ہے۔ دائرہ نصف النهار
 منقطع ہر دو نقطوں پر قطع کرے ایک فوق کو عاشر کے میں دوسرے کو ج۔ اور اس کا قطبین
 نقطہ مشرق و جنوب میں ایسے کہ کرب نصف النهار قطبین مصل و افق پر ہو کر رہے تو وہ دونوں بھی
 اس کا قطبین پر ہوں گے تو فردے کہ قطبین اس کا وہ دو نقطہ ہوں جو مصل و افق میں مشترک ہوں ہنگام
 نقطہ مشرق و جنوب کبھی دوسرے نصف النهار دائرہ دائرہ السیل دائرہ العرض یہ ایک ہی دائرہ چلتی
 آئے ہیں جب الفدین پر ہو کر رہے۔ اس دائرہ کی سب سے چوٹی قوس جو مصل اور قطب افق یا افق
 جو مصل گاہ و قطب مصل کے درمیان واقع ہے اس قوس میں ابلکہ کہیں اور ہوں ابلکہ قوس ہے جو نصف النهار
 اور نصف النهار مصل کے درمیان واقع ہو چکے ہیں جزائر خالوات سے لیا یا تھا جو اب تباہوں میں خط
 استوا پر یا اس کا کرب جہ جزیرہ واقع ہے حسان کہ مبرہ ساتھی قوس و الفدین نے زمین میں طبع طرح
 پھول خود اوکا کرتے وہاں کہ لوگ ساتھی جہین بولہ نور مبرا کرتے ایسے آتے جنت کے ساتھ تشبیہ
 و تکریم جزائر خالوات نام رکھا گیا ہے جو کرب ایک ہی جگہ کرب جنوب مبرہ رعایت کر کے زمین میں جہ

ایا کہ آب شہ آب میں اور غلامانہ سے طول کا لحاظ نہ لکھو گئے تھے کیا اس لیے کہ یہ سب سب
 نوالی ارض کا لحاظ تھا مگر شہ کی حرکت واضح تھی اور اصل سے ان لوگوں کے اعتقاد سے بیکر فرب
 علی ایسے مسائل سے طویل بنا کر یا جعلی طریقے سے اس کی سبب سے غائب ہوئی تھی جس سے اس کی اصل علی اور
 (سوال) اور نصف النہار سے ہم کیا کام لے سکتے ہیں اور اس کا کیا قاعدہ ہے (جواب) دائرہ نصف
 سے ہم ابتدا و انتہا معلوم کر سکتے ہیں اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ میں مقام کا نصف النہار یعنی لا وقت وقت
 کو برابر مرصد میں گرہ رخ سے فصل طول کو دو میں ضرب کر رہی حاصل ضرب کے تمام کو اربعہ قسم میں
 حاصل وقت کو ۵۰ درجہ اعشاریہ کی طرف قبول کر کے ۹ تک اس کی تقاضا میں ان تقاضا کو
 بلحاظ رفع و اسقاط ۴۰ درجہ اعشاریہ تک بلکہ محفوظ رکھیں کہ ہمیشہ کیلئے اوس بلد کے نصف النہار
 معلوم کر سکا جائے گا اب جس تارخ کا نصف النہار معلوم کرنا چاہیں دو نصف النہار مرصدی میں
 جس کا اندر یہ نصف النہار واقع ہے او کو تقاضا میں بلکہ ہندسہ کے مقابل ان تقاضا میں مرتبہ سے بقید ضرب
 یعنی ایک ایک مرتبہ جو ذکر اعداد او تھا لیں اور جمع کر لیں اور بعد چہ مرتبہ کا جزو رکھیں اگر اعشاریہ
 تقاضا میں ۴۰ اور تبدیل میں ۲ مرتبہ تک لیا جائے اور حاصل جمع سے بلحاظ رفع و اسقاط دوسرے
 اعشاریہ تک او کا تبدیل نصف النہار مستقیم پر برہا میں اگر تبدیل منزاع سے ورنہ گھٹان
 یہ تبدیل بلندی اوس شہر کی اوس دن میں ہوگی اگر تبدیل الایام زمانہ سے بارہ گھنٹے پر برہا میں ورنہ
 گھٹان میں یہ وقت وسطی بلندی اوس شہر کے نصف النہار کا ہوگا اب اگر دوسرے شہر کے طرف
 محول کرنا چاہیں اوس شہر کے فصل طول کو دو میں ضرب دینے سے جو حاصل ہوا تھا اگر وہ مینہ سال سے
 قوی ہوئی وقت مینہ وقت رائج ہوگا اور اگر سال سے کم ہے تو قریب تقاضا کو بارہ گھنٹے پر برہا کر تبدیل الایام
 پرہا میں یا گھٹان میں اور اگر زمانہ سے ۱۲ گھنٹے سے اوٹ تھا کر عمل مذکور کریں یہ وقت بلوی ہوگا

اس مسئلہ میں
 اگر کسی ملک کا
 نصف النہار معلوم
 کرنا چاہیں
 تو اس ملک کے
 طول و عرض
 معلوم کرے

شاله پخته طوطیه سفید ده یمنی آ الله نه طرفه ضرب
 ماه این پخته ۵ ما تمامه تخ سطر حاصل قسمت مد مرل

11054319

یہ پتہ کہید نصف انا معلوم کریگا

۷۲۵۲ ۸۹ ۵۷ ۱
۶۳۵۹ ۵۲ ۷۶ همیشه کیلے بارہ ہو گیا اب اگر

علوم کراچین کتبچہ ۲۸ جاری شدہ ۹۵ ۱۵ ۸۳ SA

۱۳۳۳ مطابق ۶ جنوری روز یکشنبه

۱۹۲۴ء کو بینہ کا نصف السار
۶۵۱۰۵۵۲

کاليف النصارى وصدى ليا كنساج

۵۱۷۲۱۹۰
۵۳۴۸

۳۰۵۶۵
۲۷۵۱۷

مقابل جو سند سے واقف من قصد مراد بنایا

حاصل فریب کو سے ۲۵۷۲۰۰ بیکر تبدیل

۵ خوری بر جای خفته تبدیل مترا شد

مختلف طول المستطک کرنا سے: ہر ایک ۵۴ سنت ۲۴

باقی رہا یہ وقت نصف البهار یعنی چھ گھنٹہ

(سوال) طول البلد و عرض البلد کس طرح معلوم کیا جاتا ہے (جواب) طول و عرض احوال سے معلوم ہوتے ہیں وقت صبح اور محنت شافہ درکار ہے آسان طریقہ یہ ہے کہ سرور انڈیا دپارٹمنٹ سے لنڈس سنگوالی جاسے جو ہر صوبہ کی عمدہ عمدہ انڈیا آنے قیمت کو ملتی ہے اور میں آسانی سے ایک جدول لکھتا ہوں۔ تین صوبہ بنگال بہار اڑیسہ جموں ناگپور مائیک مغربی شمالی اترہ و اودھ و بنارس اصلاح کا طول و عرض انڈس مطبوعہ کلکتہ ۱۹۹۹ء سے درج کیا جاتا ہے

۱۳۰۰ جنرل مشورہ مقام

بنگال					ضلع
طول	عرض	ضلع	طول	عرض	بنگال
۲۲ ۳۴ ۹۰	۲۲ ۳۴ ۹۰	ہوگلی	۲۲ ۳۴ ۹۰	۲۲ ۳۴ ۹۰	باقر گنج
۲۳ ۱۲ ۹۰	۲۳ ۱۲ ۹۰	بڑہ	۲۳ ۱۲ ۹۰	۲۳ ۱۲ ۹۰	باتورا
۲۲ ۵۱ ۲۶	۲۲ ۵۱ ۲۶	چلیپالی گوری	۲۲ ۵۱ ۲۶	۲۲ ۵۱ ۲۶	بوغرا
۲۳ ۱۲ ۵۲	۲۳ ۱۲ ۵۲	جیسور	۲۳ ۱۲ ۵۲	۲۳ ۱۲ ۵۲	بروان
۲۲ ۳۵ ۲۲	۲۲ ۳۵ ۲۲	کلکتہ	۲۲ ۳۵ ۲۲	۲۲ ۳۵ ۲۲	کلکتہ
۲۲ ۳۱ ۵۲	۲۲ ۳۱ ۵۲	میدناپور	۲۲ ۳۱ ۵۲	۲۲ ۳۱ ۵۲	جٹکھم
۲۲ ۳۰ ۲۹	۲۲ ۳۰ ۲۹	مرشد آباد	۲۲ ۳۰ ۲۹	۲۲ ۳۰ ۲۹	کوچ بہار
۲۲ ۲۲ ۹۰	۲۲ ۲۲ ۹۰	میں سنگھ	۲۲ ۲۲ ۹۰	۲۲ ۲۲ ۹۰	ڈھاکہ
۲۳ ۲۲ ۱۹	۲۳ ۲۲ ۱۹	توتہ	۲۳ ۲۲ ۱۹	۲۳ ۲۲ ۱۹	راجبنگ
۲۲ ۲۵ ۹۱	۲۲ ۲۵ ۹۱	نواکھالی	۲۲ ۲۵ ۹۱	۲۲ ۲۵ ۹۱	دیناج پور

ضلع	طول	عرض	ضلع	طول	عرض
۲۴	۱۸	۱۹	۲۵	۱۸	۲۶

بہار علیہ

۲۵	۱۵	۱۲	۲۲	۲۵	۲۲	۱۲	۲۵	آرہ
۲۵	۲۰	۱۵	۳۵	۲۲	۲۲	۱۲	۲۵	اورنگ آباد گیا
۲۵	۳۱	۱۵	۱۱	۲۵	۱۳	۱۵	۳۹	استھانوان پٹنہ
۲۵	۲۹	۱۵	۲۵	۲۵	۱۵	۱۵	۲۰	بارا
۲۵	۲۲	۱۵	۳۰	۲۵	۱۳	۱۵	۲۰	جانبیہ پٹنہ گیا
۲۵	۱۵	۱۲	۱	۲۵	۲۵	۱۲	۱۴	بیگوسرائی سکر
۲۵	۱۱	۱۵	۳۳	۲۵	۳۵	۱۲	۵۵	پٹنہ
۲۵	۳۲	۱۲	۲	۲۵	۲۰	۱۲	۵۵	کیم
۲۵	۱۰	۱۵	۵۶	۲۵	۲۰	۱۲	۲۶	چھپرا
۲۵	۲۵	۱۲	۱۲	۲۵	۳۹	۱۵	۶	دانا پور پٹنہ
۲۲	۲۱	۱۵	۲	۲۵	۳۰	۱۵	۲۱	ننوتھیہ
۲۵	۴	۱۵	۱۵	۲۵	۱۶	۱۵	۲۵	کیم
۲۵	۳۱	۱۲	۵۵	۲۵	۲	۱۱	۱۰	مالدا
۲۶	۳۱	۱۲	۵۴	۲۵	۲۲	۱۶	۳۰	سکر

ضلع	طول	عرض	ضلع	طول	عرض
مظفر پور	۲۶	۸۵	۴	۲۶	۲۵
چیلواری	۶	۸۵	۳۳	۲۵	۲۵
راجپور	۲۸	۸۵	۲	۲۵	۲۵
سیال	۲	۸۲	۵۸	۲۲	۲۵

اثریہ

۱	۸۵	۲۸	۲۰	۲۱	۲۰
۵۹	۸۶	۳۰	۲۱	۲۴	۲۰
۲۲	۹۲	۵۰	۲۰	۲۸	۲۰
۵۷	۹۲	۱۹	۲۰	۳۰	۲۰
۱۲	۸۵	۳۷	۲۰	۳۸	۲۱
۱۳	۸۵	۱۶	۲۰	۲۸	۲۰
۸	۸۵	۸	۲۰	۲۷	۲۱
۲۲	۸۵	۳۸	۱۹	۲	۲۰
۱۷	۸۵	۵۸	۲۰	۲۸	۲۰
۱۷	۹۶	۲۲	۲۲	۲	۲۱

ضلع	طول	عرض	ضلع	طول	عرض
-----	-----	-----	-----	-----	-----

چونانگور

۰	۱۵	۲۹	۲۱	۲۲	۲۳
۱۱	۸۲	۵۳	۲۲	۱۶	۲۳
۱۶	۸۲	۵۴	۲۳	۲۳	۲۳
۱۷	۸۲	۵۴	۲۳	۲۲	۲۳
۱۸	۸۲	۵۴	۲۳	۲۲	۲۳

حاکم متده اگر و او دود

۳	۴۱	۱۰	۲۴	۴	۵۶
۵۳	۱۰	۲۴	۲۵	۴۲	۳۲
۱۳	۶۳	۵	۲۶	۳۶	۳۵
۱۵	۶۲	۲۲	۲۵	۲۳	۲۹
۱۲	۵۶	۵۶	۲۶	۱	۱۹
۲۹	۶۲	۲۹	۲۶	۵	۲
۱۱	۴۱	۱۲	۲۹	۲۳	۲۴
۵۴	۴۴	۲۵	۲۸	۲۳	۲۴
۵	۴۱	۱۹	۲۸	۳۴	۲۴
۲	۴۴	۴۴	۲۶	۳۴	۲۴

ضلع	طول	عرض	ضلع	طول	عرض	ضلع
فتح پور	۵۲	۸۰	۵۵	۲۵	۲۶	۸۲
خان پور	۳۸	۸۲	۳۵	۲۵	۲۷	۸۲
کوٹلی	۲۶	۸۳	۲۶	۲۶	۲۵	۸۰
ہروی	۹	۸۰	۲۳	۲۷	۸	۷۹
جوتپور	۲۵	۸۲	۲۵	۲۵	۲۸	۷۹
گھیری	۵۱	۸۰	۵۵	۲۷	۵۲	۸۰
مین پوری	۳	۷۹	۱۵	۲۸	۵۹	۷۷
میرزاپور	۳۷	۸۲	۹	۲۸	۵۰	۷۹
منٹھرا	۲۲	۷۷	۲۹	۲۷	۲۸	۷۷
نہنہ نال	۳۰	۷۹	۲۳	۲۹	۵۲	۸۱
پلی بھیت	۵۱	۷۹	۳۸	۲۶	۱۳	۸۱
رامپور اشٹ	۴	۷۹	۲۸	۲۹	۵۸	۷۷
شاہجہانپور	۵۱	۷۹	۵۳	۲۷	۳۵	۸۰
سلطان پور	۷	۸۲	۱۵	۲۶	۲۳	۷۹
اناو	۳۲	۸۵	۳۳	۲۶	۲۷	۷۸

ضلع	طول	عرض	ضلع	طول	عرض
پنجاب					
۵۵	۴۲	۳۸	۳۱	۳۲	۳۰
۳۹	۵۴	۳۲	۳۲	۳۳	۲۲
۱۷	۳۶	۳۸	۳۸	۳۰	۳۰
۵۷	۴۹	۳۱	۳۱	۴۱	۲۸
۴۸	۴۰	۳۰	۳۰	۵۸	۳۰
۲۸	۵۷	۳۱	۳۱	۹	۲۲
۲۷	۴۵	۲۹	۲۹	۲۹	۲۸
۲۲	۱۸	۳۱	۳۱	۲۰	۳۱
۲۱	۲۰	۲۹	۲۹	۲۲	۲۲
۲۵	۴۳	۳۱	۳۱	۳۵	۳۱
۲۸	۴۱	۳۲	۳۲	۵۶	۳۲
۵۱	۴۵	۲۸	۲۸	۵۶	۳۰
۱۰	۳۹	۳۰	۳۰	۱۲	۳۰

ارتنہ

بٹر

دہلی

ڈیرہ اسماعیل خان

فریڈ کوٹ

گوندہ

گورداسپور

حصار

جھنگ

چنڈ

کپورتھلہ

کوٹک

لودیانہ

منگھری

حارلپور

جھپا

ڈیرہ غازی خان

ڈرجانہ

فیروزپور

گجراتوالہ

گورداسپور

ہوشیارپور

جہلم

جالندھر

کراچی

لاہور

لودھیانہ

ملتان

ضلع	طول	عرض	ضلع	طول	عرض
منطقہ گزرہ	۱۳	۱	۳۰	۲	۲۳
الاکڑہ	۲۶	۴	۳۱	۳	۲۱
بٹیاہ	۲۶	۱۹	۳۰	۱۹	۱
راولپنڈی	۵	۴۳	۳۳	۳۲	۵۲
شاہ پور	۲۶	۱۸	۳۲	۱۸	۳۰
شملہ	۱۲	۶	۳۱	۶	۳۲
امبالہ	۲۸	۴۶	۳۰	۲۳	۱۹

انھوں نے اول سمت کردہ نسبت سے کہ قوس سمت کی ابتدا اسی دائرہ سے کی جاتی ہے یہ دائرہ
 فلک کے نصف شمالی و نصف جنوبی میں واسطہ سے یہ دائرہ افق و نصف النہار کے قطبین پر جو مرکز ہے
 اور وہ دونوں اس کے قطبین پر گزرتے ہیں تو غور سے اس کے قطبین وہ دو نقطے ہوں جہاں دونوں ملتے ہوں
 اور وہ نقطہ شمال و جنوب میں اور فلک اول سمت افق نصف النہار کی وجہ سے اوڑھتا ہے و مستقیم
 منقسم ہوتا ہے چار کے سرے چار سمت اراں کے کہ میں اور چار کے سمت القدم صبا کہ وہ خط اس شکل سے ہوتا ہے



(سوال) ان انھوں گفتوں کے برابر ہو چکی کیا دلیل ہے (جواب) یہ ظاہر ہے
 ایسے کہ فلک افق کی وجہ سے دو حصہ فوقانی اور تحتانی میں منقسم ہوا
 اور نصف النہار کی وجہ سے دو حصہ مشرق و غربی میں منقسم ہوا تو چار مرکز کے
 پھر اول سمت کی وجہ سے دو حصہ شمال و جنوبی میں منقسم ہو گئے ہر مرکز کے دو

دو حصے ہو گئے رہا ان کا مشابہی ہونا یہ اکثرناؤں و دوسرے مسائل ۴ سے مبرین کر لیاں لایا ۔
وسط سہارو دیتا ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ دائرہ وسط نکلن البروج پر ہو کر گزرتا ہے جسے سہارو یہ اور
انیم البروتہ کہتے ہیں یہ دائرہ مطلقہ اور افق کے قطبین پر ہو کر گزرتا ہے تو غور ہے کہ افق اور مطلقہ
بجلی اسکے قطبین پر ہو کر گزرتی تو اسکے قطبین وہ دو نقطے ہوں گے جہاں دونوں ملتے ہوں یعنی طالع و
غارب ہے یہ دائرہ کوئی شعبہ نہیں بلکہ مسورت قطب فلک البروج سمت الارض پر منطبق ہو تو اس وقت
عبرتنا ہی دائرہ سہارو پر جمعہ وسط سہارو اور یہ کی تعریف صادق آگئی اور وہ سب دائرہ وسط سہارو دیتا ہوگا
اور اس کی سبب چھوٹی قوس کہ افق اور قطب مطلقہ یا مطلقہ و قطب افق کے درمیان ہوگی عرض انیم البروج
کہلاتی ہے و سوال دائرہ دائرۃ الارقاع ہے وجہ تسمیہ یہ کہ قوس اور قاع اس دائرہ سے ہی
جاتی ہے اور اس کو سمتیہ ہی کہتے ہیں اس لیے کہ قوس سمت کے ایک طرف سے گزرتا ہے یہ دائرہ
نقطہ مغرب و نقطہ اور قطب افق پر ہو کر گزرتا ہے یہ دائرہ افق کو سمت الارض و القدر سے تقاطع کرتا
اور چار زاویے قائم بناتا ہے جیسا کہ اکثرناؤں و دوسرے مسائل اولی شکل ۱۱ میں مبرین ہے کہ جب
ایک دائرہ منبہ کرہ میں دوسری دائرہ محیطہ سے تقاطع کرے تو اسکے قطبین پر ہو کر گزرتا ہے تو یہ دائرہ
اس کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرے گی اور چار زاویے قائم بنائیں گے اور جو خط مستقیم کہ دونوں نقطوں
سمت سے ملے میں گزرتا ہو اس کو سمتیہ خط است کہتے ہیں اس لیے کہ دونوں جانب اس کی سمت ہر
اور اس دائرہ کی سبب چھوٹی قوس کہ افق اور اس نقطہ کے درمیان ہے ارتفاع نقطہ کہلاتی ہے
اگر نقطہ فوق الافق ہو اور اگر نقطہ نقطہ مسورت تحت الافق ہو تو قوس الافق سے نقطہ کہلاتی ہے
اور اگر وہ نقطہ افق پر ہو تو نہ ارتفاع ہے نہ خط الاستیہ کہ ارتفاع اور خط اور اصل افق سے
دوسری کا نام ہے اور افق کی سبب چھوٹی قوس کہ دائرۃ البصوت اور دائرۃ الارقاع کے درمیان

انہی نقطہ کی قوس سمت اور سمت ارتفاع میں ہے ان دائرہ مشرق سے اول کہ باغی میں متصل اہتیار
 منطقہ ابروج مآثرہ بانظاہر و دائرہ اصل و دائرہ عرض میں تعلقات میں ارض
 و زمین میں کیا کچھ اعتبار نہیں ان باغی میں دائرہ متعلق میں ایک ہی دائرہ پر صادق ہیں اور یہ
 دو سمت یا انواع مگر اشخاص غیر متشابه میں ایسے کہ یہ دونوں نقطہ ابروج و سطح فلک برحق و دائرہ
 سے جوئے ہیں اور خطی نوید متشابه میں ایسے اشخاص و دائرہ اصل و دائرہ عرض میں غیر متشابه ہوئے
 اور باغی اخیرہ یعنی افق نصف اہتیار اول سموت و سطح مساویہ و دائرہ ارتفاع
 ان باغیوں کی وحدت نوعی ہے اور اشخاص کثیرہ ہیں ایسے کہ سمت ارض میں ممکن جگہ متقدّم و متخلف
 مخالف سمت ارض دو سمت کہ ہر قوس اختلاف کی وجہ سے دائرہ افق نصف اور سمت ہوگا اور
 افق کے اختلاف سے نصف اہتیار اول سموت و سطح مساویہ و دائرہ ارتفاع سبب
 مختلف ہوگی کیونکہ ان سب کو قطبیں افق پر ہو کر گزرتا ضروری ہے تو افق کی سمت و موجیہ
 یہ سب دائرہ سمت ہو گئے و اسدیان علم و اصل اسد عالی علی غیر خلق سیدنا محمد و آلہ و کتبہ

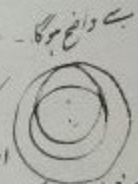
فصل دوم

افلاک سبع سیارہ کی صورت و اکی پانچ میں ان نام اسانوں میں فلک شمس کا اجرام میں ایسے
 ہیں ایسا بیان مناسب فلک شمس ایک جرم کروری ہے جسکی دونوں سطحیں متوازی ہیں
 اسکا مرکز مرکز عالم ہے یا مرکز عالم پر منطبق ہے ایسے کہ اگر مرکز عالم اور مرکز فلک شمس دونوں
 متحد بالذات ہیں مگر فرق اعتباری ضروری ہے۔ ہر نقطہ اور قطبیں میں فلک ابروج کے
 مثل ہے یعنی فلک شمس کا نقطہ نقطہ فلک ابروج کی سطح میں ہو اور ایک قطبیں مسامتہ قطبیں نقطہ میں

کہ یہ کہ حرکت میں بھی مثل ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں متاخرین جو حرکت مثل کا قائل ہیں اور اگر نہ
 حرکت میں بھی مثل ہے اور متقدمین بطریقوں وغیرہ کے نزدیک مثل کی حرکت ثابت نہیں تھی مثل میں
 اس میں ایک اور نکتہ ہے اوہی کہ دونوں سطحیں اور منصفہ فلک الشمس کی طرح ہے مگر اس کا
 مرکز مناسراً مرکز فلک الشمس ہے اور قطبین بھی اس کے قطبین کے متناظر ہیں جبکہ مذہب مثل کے کہ
 ایک نقطہ پر خاص کرنا ہے جبکہ نام اوج ہے اور اس کا مقعر دوسری نقطہ پر خاص کرنا ہے جسے
 حقیقت کہتے ہیں نقطہ اوج مرکز عالم سے غایت درجہ دور ہے جس طرح متعجب ہے زیادہ
 قریب خارج اگر مثل سے دو جسم مثل سے جدا ہوتے ہیں جو متدرجاً انہیں ہے خارج میں اس
 دونوں کے پڑھانے سے مثل پر موجود ہوتا ہے اسی ہے ان دونوں کو متعین کہتے ہیں ایک متوجہ اوج
 دوسرا متوجہ کوئی متوجہ اوج کی جانب باریک اور حقیقت کی طرف مونا ہوا اور متوجہ بیکس اوج
 کی طرف مونا اور حقیقت کی جانب باریک ہے جبکہ مل نقطہ شکل بد سے وضع ہوگا



اور متعین کی غایت مرئیان بقدر نصف بامین اگر زمین ہوگی ایسے
 کہ جب دو دائرہ اندر سے زمین تو بزرگ دائرہ کا نصف قطر ہوگا
 دائرہ کے نصف قطر سے قطب بامین اگر زمین بڑا ہوگا تو قطر بزرگ
 دائرہ کا چھوٹے دائرہ کے قطر سے بقدر نصف بامین اگر زمین بڑا ہوگا نیز
 ایسے کہ جب تو ہم کریم کہ ہم دائرہ ایسے متوجہ ہو کہ دونوں کا مرکز منطبق ہو جائے تو چند
 مرکز نہ حرکت کیا ہے اوہی کہ قطر عظمیٰ کے بعد کی حرکت ہوگی تو اب دونوں دائروں میں ہر طرف
 دوسری بقدر بامین اگر زمین ہوگی اور جب دونوں متطابق ہو جائیں تو بعد بامین اگر زمین کے دونوں
 جانب تھا ایک طرف ہو کر نصف بامین اگر زمین ہو جائیگا دوسرا مطلوب جیسا کہ مل نقطہ شکل بد



بے واضح ہوگا - خن خارج امر میں مختلف مابین نفس کے نزدیک آنا یا دور ہونے
 کہ کچھ شمس سطح منطقہ الخارج میں ہے اسی سے آفتاب مشہ منطقہ
 ابروج پر ہوگا اور نظر اسباب کا ساوی خن خارج امر کے نزدیک آنا یا دور ہونے
 ہمیشہ خارج امر کو دو نقطوں سے تماس ہوگا + یہ صورت نو فلک شمس کی ہوتی ہے بقیہ فلک
 اربعین فلک زحل فلک مشتری فلک مریخ فلک زہرہ ان سبکی صورت اور اجزا اربع فلک شمس
 ہی کی طرح ہیں ان اس قدر فرق ہے کہ خارج امر کے منطقہ منطقہ ابروج پر منطبق من
 بلکہ دو متقاطع نقطوں پر تقاطع کرتے ہیں جن میں ایک کا نام راس دوسرے کا قتب سے اسکا
 معاودہ ایک دوسرے فرق اور ہے کہ خارج امر میں تدویر ہے اور تدویر میں اپنے آپ اسباب میں
 یہ سب سابع من ان دو کے معاودہ ایک میرا فرق نفی بھی ہے کہ خارج امر کا نام ان سابعوں کے
 حل کی وجہ حامل ہے اور یہ سب سابع اپنی اپنی تدویر و راس اس طرح ہیں کہ ہر ایک کی سطح تدویر
 کی سطح قطب پر ایک نقطہ سے تماس ہے جیسا کہ مل خود اس شکل سے واضح ہوگا

جو دونوں مجموعہ ہیں
 نفس تدویر کر مشقت
 پر مشتمل ہے



فلک زحل فلک مشتری فلک مریخ فلک زہرہ
 قوام فلک حامل سہم تدویر فلک القمر بھی ان نفس ہاویں
 سیاروں کی فلک کی طرح ہے مگر ان میں سے پہلے
 اول یہ کہ غازی حامل کا منطقہ منطقہ ابروج سے مائل ہے
 اور اول سبب میں سطح منطقہ ابروج میں ہیں اسی سے فلک القمر کے
 حامل کا نام بجای حامل مائل ہے دوسرے فرق ہے کہ حامل کا منطقہ مع منطقہ حامل ایک ایسی سطح ہے
 جو منطقہ ابروج کو دو نقطوں پر قطع کرتا ہے ایک کا نام راس ہے دوسرے کا نام قتب ہے اور ان دونوں
 نقطوں کو عقدین اور جہزین بھی کہتے ہیں ایسے کہ نصف منطقین میں جو شکل پیدا ہوتی ہے

وہ ایک شرفا میں ہے جسکا دونوں طرف ہر ہوا اور دونوں عقدہ منبر لہ راس و ذنب کے میں ہیں

عقدہ سے بجا و زکریا پر مانتا ہے ثانی ہوا ہے وہ راس ہے ایسے کہ وہ سفید ہے اور سر شرفا و مضا

ہے اور جس عقدہ سے بجا و زکریا پر مانتا ہے سفید ہوا سے جھوٹی ہوا ہے اسے ذنب کہتے ہیں

ایسے کہ وہ مٹھوس سمجھا جاتا ہے دوسری مٹھوس یہ ہے قرعہ لکھنے ایک اور فلک جسکی دونوں

سمتوں میں سواری میں اور وہ حامل و محیط ہے اسے جو زہر کہتے ہیں وہ تیسرے ہے کہ وہ دونوں

نقطے بجا و زکریا میں نامی سی فلک میں ہے جو زہر اور کوکب کی مثل کی طرح ہے منطقہ اور

قطبین میں ہے اس کے کوکب کوکب کی مثل بھی ہے یہ تو قرعہ کے چار فلک ہیں جو زہر حامل

حامل تدویر سا کہ مل خط شکل نہ سے واضح ہوگا

راوندک عطار دیکھیں شکل گویا مگر میں بانوں میں فرق ہے

اول یہ فلک عادی احوال کا مرکز غیر مرکز عالم ہے یعنی حامل

عطار دیکھیں مدیر کہتے ہیں اسکا مرکز مرکز عالم سے خارج ہے عطف

حامل عیہ کوکب کہ انکا مرکز میں مرکز عالم ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ اسکا منطقہ منطقہ اربع

کی سطح میں نہیں ہے بلکہ منطقہ حامل کی ساتھ ایک سطح میں ہے جو منطقہ اربع سے ملتا ہے

تیسرا فرق یہ ہے کہ مدیر غرض مثل میں ہے جس طرح حامل غرض میں ہے جابا و خط مثل مدیر

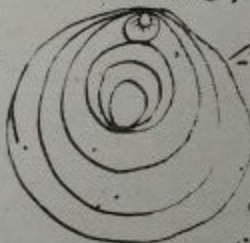
سے واضح ہوگا تو عطار دیکھیں چار فلک ہیں حامل تدویر

مگر اسکا دو اوج دو حقیقت چار متعین ہیں (سوال) مجموعہ

انفلک کللیہ و جزئیہ کہتے ہیں اور کون کون ہیں (جواب)

ایکے قمر اربعہ اختلاف ہے معنی مٹھوس کے نزدیک جو میں فلک

میں فلک شمس کے دو مثل خارج اگر مرکز علویہ و زہر کے میں نہیں



مثلاً مثل تدویر چودہ سو قمر کے چار چودہ ہر مثل مثل تدویر عطارد کے چار مثل
 مثل تدویر کل بائیس سو ہے اور ایک فلک ابروج اور ایک فلک الافلاک جملہ میں
 ہوں اور عطارد خوشی کے نزدیک مجموعہ میں ہے چھ تدویر آٹھ خارج المکرز قمر کے دو فلک
 یہ سو فلک جزئی ہو ہے اور نو فلک کلی مجموعہ میں ہو و اس کے نام و صلی اس کے جملہ و اسم

فصل سوم

الافلاک سیارہ کے حرکات استقامت رجوع و توقف وغیرہ کے بیان میں۔ فلک الافلاک
 ایک دورہ تقریباً ایک رات دن میں تمام کرتا ہے اور اس حرکت کو حرکت اکل حرکت اولی
 حرکت ثانیہ حرکت شریفہ حرکت غریبہ حرکت بوسیدہ بھی کہتے ہیں فلک ابروج اور جملہ
 مشکلات سوائے مثل قمر کا دورہ عیس ہزار دو سو سال میں تمام ہوتا ہے ایسے کہ متاخرین نے
 رصد سے معلوم کیا کہ ایک درجہ ستر سال میں قطع کرتا ہے نو ستر گز بن سو ساٹھ بن ستر بیس
 سے عیس ہزار دو سو ہر اور فلک ابروج ۱۱ اور مشکلات کی حرکت ۲۲: ۱۹۲۰۰
 فلک الافلاک ستر سے مشرق کی طرف ہے اور یہی حال اکثر افلاک جزئیہ حامل قاصح
 الشمس کا ہے اور ان کی حرکتوں کو حرکت علی استوائی اور شرقیہ وغیرہ بھی کہتے ہیں
 مگر فلک الافلاک کی شرقیہ کمال بلی وجہ یہ ہے کہ شرق سے ہوتی ہے صطوح اسکے عرب
 کی وجہ ہے اور اسکا شرقیہ کی وجہ یہ ہے کہ شرق کی طرف ہوتا ہے صطوح فلک الافلاک
 کے غریبہ ہو بلی وجہ ہے خارج الشمس اور حامل رہبرہ کی حرکت ایک رات دن میں ۵۹
 دقیقہ ۸ ثانیہ ۲۰ ثالثہ حامل عطارد کی اسکی دونا اربع سو مبن ایک درجہ

مثلاً
 ایک ایک اور
 کا دورہ

۵۱ دقیقه ۶ ثانیه ۴۸۰ حاصل رزل کر حرکت ۲ ب ۳ ۴۷۰ دقیقه ۳۵ ثانیه .

ہے قابل مشترک کائنات ؛ نقطہ سو مینی ۴ دقیقہ ۵۹ ثانیہ ۷۰ اٹانہ سے قابل مرئی کی ؛ مابوم

۳۱ رقیقه ۲۶ غایبه ۴۰ غایبه قابل تحریر اند اس کا معنی ۲۴ درجہ ۲۲ رقیقه ۲۶ غایبه ۲۲

نمانده مدیریت حرکت ۴ سطح ۵۹ دقیقه ۱ ثانیه ۲۰ نمانده خبر ۴۸ دقیقه ۳۳ دقیقه

انسانیہ، ۳۰ نائٹہ مکمل، رابطہ زخم، ۱۱ درجہ ۹ دفعہ، ۲۳ نائٹہ ہے اور میں نائٹہ

که ایک جدول میں ان سب کی قدر حرکات لکھوں تاکہ اس کا حفظ آسان ہو اور جدول میں آئین ہو

عددی	جہتی	فہم	(سوال) شرق سے مغرب کی طرف
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

کون کون فدا کردت کریم میں (جیو) فدا کردت شرقی یوم بدلیہ ازورہ نامہ

بہ چار رنگ بن جنہیں عدد سیاہ و مدنی

مائل سے ایک سو تین چار سو چھ

فوغرب یسیرین سیامل در کدور

میر و خورشید و نائل و محمد و ...
شرفی
۵۹ ۱۶

ریاضی و اسکا فارسی
عالم استاد عرب
کتاب ۴
۵۹

۲۶ ۳۱

مشرق کی طرف کن "مربع" = ۸۸ اوق

کے زلفندگ کی حرکت ہوئی ہے (جواب) "قمر"

اس کا پتہ مدینہ نام میں ہے کہ ان دو سال جو ہر

شرفی بہت اچھے طرح سے لکھا ہے

جلد ۱۰

مسئلہ سو سے قمر جو خارج مہرہ ^{۴۰} زمرہ غرب نماید باطل عالم جہرہ چہرہ حوالہ والی زمرہ و کیم
 کہ نسبت نسبتہ انش بر فوال و تقویم (سوال ۱۱) ان سب اندک کی حرکت کس نقطہ کے اعتبار سے
 متناہیہ ہے اور متناہیہ جو یک یا مثنیٰ میں (جواب) کسی نقطہ کے گرد متناہیہ حرکت ہو یہی ہر مدار ہے
 کہ اس نقطہ کے پاس متساوی زمانہ میں متساوی زاویہ جتنے میں جملہ اندک کی حرکت اپنے مرکز کے
 گرد متناہیہ ہے مگر عامل فزکی حرکت کا متناہیہ بہ نسبت مرکز عالم ہے اور فوال عویہ اور ہرہ کی
 حرکت نہ اپنے مرکز کے اعتبار سے متناہیہ ہے اور نہ مرکز عالم کے بلکہ ایک نقطہ معدی مسیہ کے اعتبار سے
 چونکہ اسی نقطہ کے اعتبار سے ان سب عوامل کی حرکت متناہیہ ہوتی ہے اس لیے اسکا نام معدی مسیہ
 رکھا گیا مرکز عامل بیچون بیچ مرکز عالم میں واقع ہے ورنہ نقطہ معدی مسیہ جانب بیچ میں ہی مرکز عالم
 اور حرکت عامل مظاہر کا متناہیہ نہ ہوتا ہر مرکز سے نہ گرد مرکز عالم اور نہ گرد مرکز مدیر بلکہ اسکا
 متناہیہ ایک ایسے نقطہ کے اعتبار سے ہے جو منصف زمین مرکز مدیر و مرکز عالم میں واقع ہے اور اس
 نقطہ کو بھی اسی وجہ سے معدی مسیہ کہتے ہیں اور یہ نقطہ مرکز مدیر سے ہوا دوسری جانب اوتنا ہی
 دور ہے جتنے مرکز مدیر سے مرکز عامل دوری ہے اس لیے ایک دورہ میں ایک مرتبہ دونوں منطبق
 ہو جاتے ہیں اور دوسری مرتبہ منفاطرت ہوتے ہیں (سوال ۱۲) نہ ادیر کی حرکت شرقی ہے یا غربی
 (جواب) نہ ادیر تو زمین کو محیط نہیں ایسے نہ اسکی حرکت شرقی کہی جاسکتی ہے نہ غربی کو نہ ہر دو
 نصف اسکا مرنی و معلوم ہے مگر متحرک ہو یکی دور سے غور ہے کہ اسکا نصف فوقانی کی حرکت
 مخالف نصف تحتانی موافق اسکا مگر سب نہ ادیر کی حرکت یکساں نہیں بلکہ نہ ادیر مرکز اعلیٰ کی
 حرکت مشرق سے مغرب کی طرف اور اسفل کی طرف سے مشرق کی طرف فوال ابروج کے مطابق ہے
 اور نہ ادیر منشیہ رطل مشرقی منشیہ زمرہ مظاہر کی حرکت اسکا برعکس ہے میں اصل کی حرکت

اور یہی بیانیہ ہے

مریخ شرف علی استوائ اور اسفل کی مشرق سے مرکز کی طرف غلط نوالی ہوئی ہے
 مگر افلاک شمس کی حرکات پر بنیاد میں مرکز کی اصل ہی اصل ہے کا حرکت کا اعتبار کیا ہے یعنی اصل کی حرکت
 جس طرف ہوگی اوس طرف کی حرکت کہی جائیگی یعنی تدویر فخر کی حرکت شرقی اور تدویر خیرہ کا گمان
 (سوال) ان بانج سیاروں کو خیرہ کیوں کہتے ہیں اور اصل تدویر کی حرکت کس قدر ہے (جواب)
 ان بانج سیاروں کی حرکت کیساں نہیں معلوم ہوئی ہے بلکہ کبھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک مطابق نوالی
 البروج حرکت کرتے ہیں جسے استقامت کہتے ہیں اور کبھی باکل صہرے معلوم ہوتے ہیں جسے قامت
 ووقوف کہتے ہیں اور کبھی اسب معلوم ہوتا ہے کہ غلط نوالی البروج حرکت کر رہے ہیں جسے بوج
 کہتے ہیں جب ان خیرہ کیوں کہ مرکز کی حرکت مطابق حرکت مرکز تدویر ہوتی ہے تو وہ حالت استقامت
 یعنی تدویر کی حرکت اوس طرف ہے جہرہ عامل ہے اوسوقت صاف معلوم ہوتا ہے کہ مطابق نوالی ان
 حرکت کرتے ہیں اور جب تدویر کی حرکت مخالف حرکت عامل ہوئی ہے تو اوسوقت ٹھیکہ معلوم
 ہوتا ہے جس طرح کسی جہاز شرق سے غرب کی طرف آ رہا ہو اور اوس دنیا کا پانی غرب سے
 شرق کو جاتا ہو تو وہ جہاز باکل ٹھیکہ ہو معلوم ہوگا کہ پانی جہاز میں فوت سے آگے بڑھ جائیگا
 کے وجہ سے صحیحہ جہاز میں اسکا لازمی نتیجہ رویت و نظر ٹھیکہ ہوگا جس طرح اوس مثال میں
 حرکت مراکز خیرہ کی مراکز تدویر سے زیادہ ہو تو پتا ہوگا معلوم ہوگا جس طرح اوس مثال میں
 جب کہ جہاز یا کشتی کی حرکت سے پانی کا توڑ زیادہ ہو تو پتا ہوگا معلوم ہوگا جس طرح اوس مثال میں
 مگر معلوم ہوگا کہ یورپی کو پلٹ رہی ہے اور مقدار اسکی مختلف ہے تدویر فخر کی حرکت
 بوم بیلیمین ۶۰۰۰ درجہ ۳۰ دقیقہ ۳۰ ثانیہ ۵۰ ثانیہ ہے تدویر خیرہ کی حرکت ۱۰۰۰ درجہ ۴۰ دقیقہ ۴۰ ثانیہ ۵۰ ثانیہ ہے

۴۹ اوس زور سے

کہ مرکز عالم سے باہر اور اسکا گرد و دورہ کنان ہے آلفظ اوج ہے جس پر منجملہ آفتاب مرکز عالم قمر
سے بنایت بعد پر ہوا ہے قمر نقطہ حقیق ہے جس پر اگر آفتاب مرکز عالم قمر سے عایت قمر
پر ہوتا ہے اس فرض کو کہ آفتاب نقطہ آئین اوج سے جدا اور اپنی مدار میں مساوی مدتوں میں
مساوی فوسین آدھ درجہ سترہ عرف حصہ حصہ قمر نقطہ حقیق تک پھر قمر ترشہ شش
تث ث قمر آدھ اوج تک قطع کین تو اسکی جال اپنی مدار میں مساوی مدتوں میں مساوی
فوسین کو جب مرکز عالم سے ملا کر کیا جائیگا اور ان کے اطراف پر گرد و دورہ ہو کر مرکز عالم قمر
سے منقطع البروج تک نکالے تو فوسین اب تمام درجہ قمر قمر حقیق تک پھر
ح قمر طای سیکر حال اوج تک پھر فوسین مل خط کین کہ اوج سے حقیق تک آدھ
میں فوسین بڑھ رہی ہیں یہاں تک کہ حقیق کے پاس کی فوسین سیکر بڑھتی ہے پھر حقیق سے
اوج کو جدا اور حقیق قمری پر حقیق قمری پر دوسری فوسین سیکر سے اوجی ترتیب پر گشتی کرتی ہے
یہاں تک کہ اوج کے پاس کی فوسین تمام آدھ پھوٹی ہے پھر آفتاب کی جال کا حساب کرتے
ہیں اپنی ہی مرکز یعنی مرکز عالم کے گرد غماز کرتے ہیں اسکا اعتبار سے خواہی خواہی فوسین مختلف
پڑتی ہیں اور جال اوج سے حقیق تک روزانہ سرع اور حقیق سے اوج تک روزانہ سست ہوتی
نظر آتی ہے اسی لیے جبکہ شمس اوج سے حقیق کی طرف آدھ جا سکا تو قمر وسط سے حقیق جا سکی
کو کہ وسط تقویم سے زائد ہے اور جب حقیق سے اوج کی طرف آدھ جا سکا تو قمر وسط پر بحرانی
جائگی ایسے کہ وسط تقویم سے ناقص ہے تو اس زیادتی و کمی کی وجہ سے تقویم آفتاب کی معلوم
ہوگی (سوال) تبدیل شمس خط تقویمی خط وسطی وسط شمس تقویم شمس ان سب کی تعریف لکھو
(جواب) منقطع مثل کی سب سے جمعی فوسین جو خط تقویمی اور خط وسطی کے درمیان واقع ہو کر
اسکو تبدیل شمس کہنے ہیں مرکز عالم سے فلک الافلاک تک مرکز شمس پر ہوتا ہو جو خط تقویمی جائے

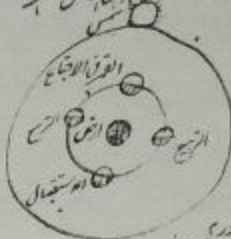
وہ خط تقویمی ہے مرکز خارج مرکز سے ٹنک لافلاک تک مرکز شمس پر ہوتا ہے ہوا جو خط طیفیا جاتا ہے
 اوسکے موازی مرکز عالم سے ٹنک اعلیٰ تک جو خط نکالا جائے اسکا نام خط وسطی ہے سقنہ مثل شمس کی
 سبب چھوٹی فوس کہ خط وسطی اور اول حمل کے درمیان تو الی البرج واقع ہے اوسے وسط شمس کہتے
 میں سقنہ البرج یا فصل شمس کی سبب چھوٹی فوس کہ اول حمل سے طرف خط تقویمی تک تو الی البرج
 واقع ہے حساب کل خط شکل ہذا سے واقع ہوگا اس تقویم



کہ تبدیل آوا وسط شمس رست خط تقویمی ح ۵
 خط وسطی یہ سب ہیولہ کی حالت میں ہے اور حالت نمود
 میں ر آ تقویم ۵ ر تبدیل ۵ آ وسط شمس ۵
 خط تقویمی ح ۵ خط وسطی ہے (سوال) کیا وجہ ہے کہ

انباب کی روشنی ہمیشہ ایک طرح رہتی ہے اور ماباب کا نور گھٹنا بڑھتا رہتا ہے (جواب) انباب ایک
 روشن کرہ ہے جسے خود رب البرہہ جل جبرہ نے روشنی بخشی ہے اور قمر کچھ یلکوں مائل بہ سیاہی حالت
 و شفاف ہے کہ خود روشن نہیں بلکہ نصف سے زیادہ حصہ انباب سے جہل از روشن رہتا ہے تو صورت
 اوسکا رخ روشن ہماری طرف ہوتا ہے صحن بوزار روشن معلوم ہوتا ہے جسے بدلتے ہیں پھر جیسے
 حرکت کرنا جاتا ہے روشن رخ اوسکا ہلگوں کے مواجہہ سے ٹٹتا جاتا ہے اسی لیے روزانہ زمین
 کی معلوم ہوتی ہے چھانک کہ حقائق کی حالت میں روشن حصہ انباب کی طرف ہوتا ہے اور تاریک حصہ
 لوگوں کی جانب اس لیے بالکل نہیں معلوم ہوتا پھر جب اندازاً بارہ درجہ اجتماع سے الگ ہو جاتا ہے
 تو پھر تھوڑا سا روشن حصہ معلوم ہونے لگتا ہے جسے ہلال کہتے ہیں پھر جیسے ماباب انباب سے دور ہوتا
 جاتا ہے اوسکا روشن حصہ ہلگوں کے سامنے آنا جاتا ہے اور روز بروز روشنی بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
 یہاں تک کہ حقائق سے بالکل برعکس نقشہ بر جاتا ہے ماباب کا رخ روشن ہماری طرف ہوتا ہے اور روزانہ

حالت جانب ہوتا ہے جسے بدرجہ سے کہو کہ اس دن کا چاند آفتاب عروج کرنے سے پہلے ہی شکل آتا ہے
جیسا کہ ملاحظہ شکل ہذا سے واضح ہوگا



(سوال) کسوف و خسوف کس طرح ہوتا ہے (جواب) جسوقت
آفتاب و مہتاب کا اجتماع راس یا ذنب کے نزدیک ہوتا ہے اور کسوف

اور ان دونوں
نوع کی ہے

چاند چاند اور آفتاب کے درمیان حاصل ہو جاتا ہے اور آفتاب پوری

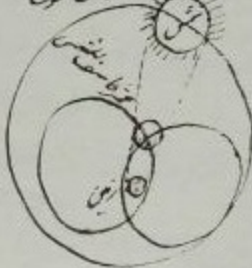
یا کچھ حصہ آفتاب کو چھایا لیتا ہے اسکا نام کسوف کہتے ہیں سورج گرہن ہے اور جسوقت آفتاب

و مہتاب منطقہ البروج سے دو جزو متقاطعت ہوتے ہیں اور دونوں گاہ کر کے درمیان نصف دور

کی دوری ہوتی ہے جسے حالت استیصال کہتے ہیں اگر یہ حالت راس یا ذنب کے نزدیک واقع ہو

تو آفتاب و مہتاب کے درمیان زمین حاصل ہو جاتی ہے اور کل قمر یا بعض جزو طرل ارض میں پڑ جاتا ہے

حالت کسوف



اور نہ روشن نہیں ہو سکتا بلکہ اپنی اصلی

رنگت پر معلوم ہوتا ہے اسکا نام خسوف

کہتے ہیں چند گرہن ہے جیسا کہ ملاحظہ آن

دونوں شکلوں کے صورت کسوف و

خسوف کی اچھی طرح واضح ہو جائیگی

اور نہ روشن کرنا آفتاب کا عالم شمار کو

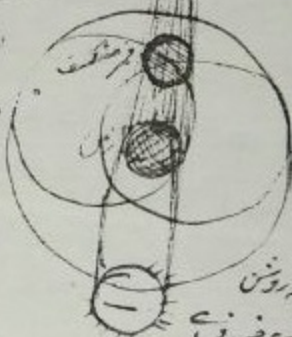
جسوقت کہ روشن کرینا وقت خاص ہو

حاصل ہو جاتا ہے کہ درمیان عالم شمار

اور آفتاب کے کسوف کی اور نہ روشن کرنا

مہتاب کا وجہ ارض دیکر شمار کو جسوقت کہ روشن

کرینا وقت تھا علیہ کہ قمر طرل ارض میں واقع ہو خسوف



حالت خسوف

اور سوال (۱) وہ کونسی جگہ ہے جہاں کے رہنے والوں کیلئے بدر و بدول ہو مگر ہمارے عکس میں رہیں ہر قسم کے
 کیلئے **حق** میں نواؤں کی بدر ہو اور جب ہمارے لیے بدر ہو تو اوائل میں حلق اور جب ہمارے میں حلق
 ہو تو اوائل میں حلق ہو اور جب ہمارے میں حلق ہو تو اوائل میں حلق ہو اور جب ہمارے میں حلق ہو
 ہے جہاں کے رہنے والوں کیلئے بھی حلق ہمارے میں حلق ہو اور جب ہمارے میں حلق ہو اور جب ہمارے میں حلق ہو
 سے روشن ہوتا ہے اسوجہ سے کہ وہ کثیف و اور صغیر ہو سکتا ہے اور جب ہمارے میں حلق ہو اور جب ہمارے میں حلق ہو
 جرم ارض میں کثافت کی وجہ سے روشن ہو گا اور صغیر ہو سکتا ہے اور جب ہمارے میں حلق ہو اور جب ہمارے میں حلق ہو
 حصہ زمین کو باقی اعلیٰ رکھ دے اور باقی اور زمین میں ایک کڑھ کی طرح ہو گا زمین تو اگر کوئی شے
 یا آبادی سطح قمر پر ہو تو ان لوگوں کیلئے زمین کی وہ خست ہوگی جو ہمارے اختیار سے فرک ہے اور زمین کے گرد مہتاب
 حرکت سے ایسا معلوم ہو گا کہ مہتاب کے گرد زمین متحرک اور تمام اشکال بدلیہ و بدریہ ہمارے عکس میں
 ہمارے گرد و نواح میں ہوں گے اور جس طرح ہمارے گرد و نواح میں ہوں گے اور جس طرح ہمارے گرد و نواح میں ہوں گے
 زمین پر نظر لگا ایسے پانی کی وجہ سے انکاس شعل ہو گا اور جس قدر زمین ہے انکاس مائل وہ نیزہ
 داغ دھبہ کے اوپر لوگوں کو معلوم ہو گا و اللہ تعالیٰ اعلم و علی اللہ تعالیٰ علی ہر خلق سیدنا محمد و آلہ و صحبہ

فصل چہارم

اس میں زمین اور اوسکی مختلف ابادیوں کا ذکر ہے یہ تو بے شک ان نوجواں کے سطح ارض پر معلول
 البتہ اور ارض کے تقاطع سے چار برابر ٹکڑے پیدا ہو گئے ہیں مگر ارض سے صرف ایک ربع
 شمالی آباد ہے باقی دونوں جنوبی اور ایک شمالی نہ آجے یا نہ آباد آباد و حصہ کو ربع سکون
 کہتے ہیں ایسے کہ اوس کے اکثر حصہ میں لوگ رہتے ہیں بن البرہہ میں دریا میدان بسیار جہاں جبل
 وغیرہ ہے یہ آباد حصہ سات مدارات کی ذریعہ سات مستقبل ٹکڑوں پر منقسم ہے جو طول میں

متفاوت ہیں سب سے بڑا اقلیم اول ہے اور سب سے چھوٹا اقلیم سوم و علیٰ ہذا القیاس اقلیم ستم سے مختص ہے۔
 اور عرض میں سب برابر ہیں مگر اول برابر نصف نصف ساعت کے فاصلہ پر نماوا کیے گئے ہیں ان
 سات گھنٹوں سے ہر ایک اقلیم کے سن اوقات پر تقسیم کر رکھی ہے کہ یہ رجب سکون ایک بادشاہ کا
 خاص کے سات بیٹے تھے اور سب بیٹوں پر اس طرح تقسیم کیا گیا تھا کہ یہ وجہ ہے کہ ان ساری طرح
 وغیرہ میں ایک ایک اقلیم متناظر معلوم ہوئے اس لیے کہ جس کے اقلیم اول جنوب پر ہے اور اقلیم دوم
 جنوب مشرقی اور اقلیم سوم مرجع جہدیم شمس و چرخ و شمس عطار و شمس قمر کی طرف جنوب ہے
 اقلیم اول کی ابتدا خط استوا سے کر اور جمہور کے نزدیک اوس جگہ سے جان اول ہمار ۱۲ گھنٹہ ۴۵
 منٹ کا ہے اور عرض شمال ۱۲ درجہ ۳۰ دقیقہ سے اور وسط بالاتفاق وہ جگہ ہے جان کا
 اول ہمار ۳ گھنٹہ ہے اور عرض شمال ۱۶ درجہ ۳۴ دقیقہ سے اس اقلیم کے سب سے بڑے شہر میں سرانند
 بیال ناموں جزیرہ لاری جزیرہ کلر گنہا جزیرہ مہراج جنگل گنگدھر قمریوت
 جزیرہ قمار قصیدہ سفار تجرین تنبید ارم ہے اقلیم دوم کی ابتدا اوس جگہ سے جہاں کا
 اول ہمار ۳ گھنٹہ ۱۵ منٹ ہے اور عرض ۲۰ درجہ ۲۴ دقیقہ سے اور وسط اوسکا جان اول
 ہمار ۳ گھنٹہ ۳۰ منٹ اور عرض ۲۴ درجہ ۴۰ دقیقہ سے ان کے مشہور شہر تینہ بہار تونیکر
 مرشد آباد کلکتہ گڑھا کاسلیٹ سسرلم تبارس جون پور الہ آباد آگر آباد گواہر لکھنؤ
 فتح آباد آٹا وہ گاپور آوجین آجیر شرف دولت آباد سورت ناگور برکان پور احمد آباد
 جہول کمرن تہشہ دبیل جزیرہ سیلاب پامہ حجر قند فرع طائف مکہ معظمہ جدہ
 خیبر مینہ طیبہ قطیف جھڑ ہے اقلیم سوم کی ابتدا اوس جگہ سے جہاں کا اول ہمار ۳ گھنٹہ ۳۵
 منٹ ہے اور عرض ۲۴ درجہ ۳۰ دقیقہ سے اور وسط جان کا اول ہمار ۳ گھنٹہ ۳۵ منٹ اور عرض

۳۰ درجہ ۲۰ دقیقه ہے اور اس کا مشہور شہر بانجوا زمین جبل مراد آباد شامچان آباد دہلی
 بانی پت ہندو اور تھاکسیر میوات ہانسی سری نگر سرہد لاہور سیالکوٹ امرتسر قندھار
 ملتان غزنہ اصفہان تہسند سیستان گجرات سرخاں ہندو اصفہان شیراز قندھار
 کاندھل جہدیشاپور آموںز بقرہ واسطہ تھانیہ قندھار بولسٹک دمشق قصور بلخ
 عمان عسقلان بیت المقدس دیماط رشتہ اسکندریہ طرابلس قیروان و غیرہ
 اقلیم ہند میں کہ آیتہ اوس جگہ سے جہان الاول ہمارہ اگنیا ۱۵ منٹ اور عرض ۳۳ درجہ ۲۴ دقیقہ
 اور وسط جہان الاول ہمارہ اگنیا ۳۰ منٹ اور عرض ۳۶ درجہ ۲۲ دقیقہ ہے اس اقلیم کا مشہور شہر
 پٹنہ قبل آباد جیپور قورم کابل بام کشمیر پٹان قبایاں پنج بوفہ خایا بخراسان
 جرجان قزو بسور توشنگ شرفس خوشخ نوزن طوس آسفر این آسرا بادین
 تبسطام آسمان آمل آسمان قواز دی کاشان حضرت سرس رای قزوین
 کرخ آبر بدستان ساوہ زبان سہرورد تہاوند تہان حلوں والوالج تبریز
 قزو سارہ کرمان ملی موصل غانہ قلب مدائن آنطاکیہ طرابلس صبیضہ طرس
 غرناطہ قرطبہ وغیرہ میں اقلیم ہند میں کہ آیتہ اوس جگہ سے جہان الاول ہمارہ اگنیا ۵ منٹ اور
 عرض ۳۸ درجہ ۵ ثانیہ ہے اور وسط جہان الاول ہمارہ اگنیا ۵ منٹ اور عرض ۴۰ درجہ ۵ دقیقہ
 اور اس کا مشہور شہر سوکھو تیت شانش آخند تچند قس قاج کاشان صغابان
 سمرقند سیف بخارا اسکند کرکاخ قرغانہ زمخشاہ قم باکوہ سلیمان ہرودہ گرمیہ
 صیواص قزویر وغیرہ میں اقلیم ہند میں کہ آیتہ جہان الاول ہمارہ اگنیا ۵ منٹ اور عرض
 ۴۲ درجہ ۲۲ دقیقہ ہے اور وسط جہان الاول ہمارہ اگنیا ۳۰ منٹ اور عرض ۴۵ درجہ ۱۵ دقیقہ
 ہے اور اس کا مشہور شہر خان باغ کاشغر بلخ اور کندھار از جہد جزیرہ سیاہ کوه کرمن

متکسفات کو اور بار کا سف کو بجے قرار دیا اور نو چھوٹکی۔ وجہ یہی کہ ان لوگوں نے نوحہ کتنی مختلف مدائشیں کیں
 قسم کی پائین اول سر نوید بود و شرف سے خوب کی طرف سے اور یہ جملہ کو ایک کیے اور یہ حرکت کتنی کئی کئی
 فلک الافلاک کی ہے جس سے غامی ستارہ ایک ذائقہ دورہ کرانے میں تو ایک آسانی
 اسکے بے مانا پھر دیکھا کہ ایک حرکت غایت درجہ لطیف ہے مگر جو میں نے اب میں اب دورہ
 پر لہوتا ہے تو اسکے یہ دوسرا آسان فلک اثوابت مانا ان دنوں کے علاوہ سات حرکتیں اور
 مختلف قسم کی پائین ضیق کو کیس سال میں کوئی بارہ سال کوئی ایک مہینہ میں دورہ
 عام کرنا ہے اس لیے سات آسان دور مانے۔ ان نووں آسانوں کو دو متوازی سطوح محیط
 میں مینا کر مرکز عالم ہے سطح فوقانی کو مدب کہتے ہیں اور تحتانی کو مقعر۔ فائدہ سطح
 طول و عرض کو کہتے ہیں متوازی وہ در نقطہ ارض میں جبکہ دوری ہر طرف سے برابر ہو اس کا مرکز ارض
 اندرون سطح اوس نقطہ کا نام ہے جس سے سطح تک تمام خطوط متوازیہ برابر ہوں یہی طرف مدب کہتے ہیں اور
 مرکز کرہ کی بھی ہے مرکز عالم ہی جہذا فلک کا مرکز ہے (سوال) افلاک کی کئی قسمیں ہیں ایک
 کی فریق کیا ہے اور افلاک کی متوازی سطوح کون کون ہیں (جواب) فلک کی دو قسمیں ہیں جو زمین پر ہوتا ہے
 میں فلک کل فلک جزئی جو فلک کسی فلک کا جزا ہو چاہے وہ کھلی کا جزا ہو جسے افلاک کہتے ہیں اور
 جسے سیارہ یا ذی اجزا کہتے ہیں جسے فلک الافلاک اور فلک اثوابت اور فلک جزئی جو
 کسی فلک کا جزا ہو جیسے جو زہر قائل حوامل مدیر تھا اور دیگرہ اور دو متوازی سطوح فلک
 شیعہ اور فلک الشمس میں مدب مثل اور مقعر مثل ہیں اور فلک القمر میں مدب جو زہر
 اور مقعر قائل ہے۔ ان افلاک کے پنجے کرۃ انفار ہے یہ اصف انفار ہے علی الاطلاق

۱) جنہ ۲ دقیقہ سے اسید اسکافٹ اور ۳۰ دقیقہ ۳۰ تا ۳۵ سید اخر میں درجین ہوگا درجن
 دس تا دس میں جو کھنکھیں وجہ اسکی یہ ہے کہ ریاضی میل کی برسیل ناقص ہے اور ناقص میل کا
 برسیل از یاد تو غیج اسکی یہ ہے کہ حد کی زیادتی کسی میں کی ہوں ہے علی میل از یاد و علی
 میل ناقص علی میل المساوۃ اول کہ علی حد سے دوسرے جہدہ نامہ میں اس سے زیادہ
 زائد ہو علی نہ القیاس اور ثانی برعکس کہ دوسرے جہدہ میں سے زیادہ زائد ہو علی نہ القیاس
 ایک تناسبے راہوں جو جیسا کہ مل خط جہدہ میں ہے وہ جیسا کہ رایت کی زیادتی نامہ میں ہے

۱	۱	۱	یہ تینوں سلسلے برابر ہیں
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

یہ تینوں سلسلے برابر ہیں اور یہ سلسلے میں مساواتی برابری ہوگی
 مثال سے دوسرے الزام ہے اوس سے تیسرے دس دس میں چوتھا ناقص
 نو علی نہ القیاس اور تیسرے سلسلے میں مساواتی برابری ہوگی
 پہلے سے پہنچ زائد ہے اور اگر نتیجہ سے لحاظ کیا جائے کہ یہ تینوں ناقص کی مثال ہوگی
 ان تینوں سلسلوں کا نتیجہ مختلف ہے واقع ہے اوس میں ساٹھون کے بعد اور دوسری میں چوتھا
 نمبر ہے اور تیسری میں چھ کے بعد ہے اس وجہ سے ناقص کی دونوں صورتوں میں ۲۴ دسمبر ۲۳ جون
 جسکا مبدیہ نہ جاکر شہر اند ہے یا ۲۴ فروری ۲۵ فروری و یا ۲۵ اگست ۲۴ اگست کو
 مبدیہ راسع ہوگا اور از یاد و علی کی دونوں صورتوں میں ۲۴ مارچ ۲۵ مارچ ۲۴ ستمبر جسکا مبدیہ نہ از انجا کہ

برسل ناقص قبل نصف میل کو مگر خریف نہ ہو
۵۹

۸ نومبر کے ۲۴۰۰ فوٹ پر کوئٹہ خریف کی جویاں کی ۱۰۰ فوٹ استوار جھکوت کھنڈہ رقاہہ بدب

ساحل جواو قیافوس آرام و نیرہ میں قسم دوم وہ بل و جبنا عرض میل کل سے کم ہے جسے حداس

قیمور حصہ رابا و تیسری کھنڈہ کھنڈہ و نیرہ ان شہر و من کل اقطاب دور نیرہ ست اس پر

اسکاحیب جب اقطاب کا میل مطابق انکراض بل کے ہوگا مثل کے معہ میں کہ اسکا عرض ۲۲ درجہ

۲۰ دقیقه ہے ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ مئی اور ۵ ابریل کو ان دو تاقیوں میں سایہ اصلی ان شہر و من

معدوم ہوگا اور یہ شہر دواسطین کھنڈہ میں اس بل و خط استوا کے قریب میں انکراض

میل خط استوا و ان کے قطب آٹھ میل کی قسم سوم وہ بلاد معارض مطابق میل کل سے جیسے ٹکوں

استا بل پر پور کھنڈہ و من بر و ان کا عرض شہر و من اقطاب ایک مرتبہ ست اس پر اسکا

جب اقطاب صحن میں داخل ہوئی مئی ۱۹۰۱ کو اور جب اقطاب شہر و من ہو اسوقت انکراض

بر اسیکا ان شہر و من قطب منطقہ بر و من جو قطب کا شمالی کپاس ہے عیشہ لارہ اسکا در

قطب جنوبی من کے نزدیک و ان قطب منطقہ عیشہ لارہ اسکا اقطاب منطقہ دورہ لاری

سے کم ہوگا ایک مرتبہ عارض ہوئے قسم چہارم وہ بل و جبنا عرض بل میل کل سے زیادہ

میل کل سے کم ہے جیسے ہندوستان کا اکثر شہر منطقہ و کاپور ہلی دلی لاہور سیالکوٹ ۲۶ جون ۱۹۰۰ و ۲۳

نومبر وغیرہ ان شہر و من اقطاب کا اصلی ارتفاع بقدر مجموعہ میل کل و تمام عرض بل ہوگا جیسے م اور انشان

اقطاب منقطب کا عرض شمالی ہو اور اسنیل ارتفاع بقدر نقصان میل و تمام عرض بل ہوگا اور ایمان جیوان جی

انتھانیہ جیٹ منقطب شہر و من انکراض جو قطب عرض کی سمت میں بر اور ان شہر و من اقطاب کا عرض اور انکراض

سایہ دورہ کے وقت عیشہ شمالی ہوگا کیونکہ اقطاب عیشہ ان سے جنوب میں رہے گی کپاس سے اڑیہ و کھنڈہ

میں نہ ہوگا جہاں کہ شمالی جو قسم سوم وہ بل و جبنا عرض بل میل کل تمام میل ۲۶ جون ۱۹۰۰ و ۲۳

جسے آئینہ بیضی یعنی اصل گریں ایٹر و ان اعلیٰ ارتفاعات شمس جگہ شمال ہو قدر نصف میل کل
 ہوگا اور دورہ نامہ من قطب شمالی منطقہ ابروج اوّل سمت ارس بر شتا اسلیم کہ ان دونوں قطبوں
 کی مدد سے دوری معلوم انہما سے بقدر تمام میل کل ہے جو شہر و ن کا عرض بلد ہے جس سے دائرہ
 ابروج ان شہر والوں کے قریب پر نفس ہوگا اور اول محل نقطہ مشرق پر ہوگا اور اول میں نقطہ
 مغرب پر اور اول بعدی نقطہ جنوب پر اور اول سرخان نقطہ شمال پر ہوگا ان بلد میں ایک بات
 عجیب ہوگی کہ قطب ابروج جب قطب افق سے مائل ہوگا تو اس میل کے وتر سے نصف منطقہ ابروج
 کے وسط میں اعتدال و صبح ہے مگر نقطہ شمال سے نقطہ جنوب تک دفعہ اوّل چاہیگا اور دوسرا
 نصف نقطہ جنوب سے نقطہ شمال تک جس کا عرض من اعتدال برقی ہے دفعہ سبب ہو جائیگا اور اسکا
 بعد نصف مغرب جو پہلے سمت ہو گیا تھا مذریجا طوع کر گیا اور نصف طالع جو بعد مرتفع ہوا تھا
 مذریجا غرب ہو گیا اور دونوں سمت شروع ہو گیا یہاں تک جو بند پوری دورہ مکمل ہو گیا آٹھ گاہ
 ہوگا جبکہ اقطاب منقلب طالع میں ہو چھڑات پڑھنی شروع ہوگی یہاں تک کہ پوری ہم گھومتے
 گی ہوگی جبکہ اقطاب منقلب حق میں ہو یہ جگہ منہا و عارت پر شمال میں اس سے آگے کاوی
 نفس اسلیم کہ سکا بعد ستر سو کی پرتی ہے کہ جو ناس کی تندگی دشوار ہے یہ ایک قول ہے
 مگر بطریقوں نہ کتاب ہوا قیام نکھا ہے کہ عرض محور ۶۳ درجہ اور طول مقام درجہ ۵۰ دقیقہ
 اوس جا پر اسکا آگے بھی یاد ہے قسم ششم وہ موضع بنا عرض ۶۶ میل میں ۶۶ درجہ ۳۲
 دقیقہ سے ثابت اور راج دوری ۶۰ درجہ سے کم ہے جسے جزیرہ خاک کو لا جزائر و خوش ایبرٹ لینڈ و جزیرہ
 نویبان قطب ابروج دورہ نصف انہما پر سمت ارس سے دھس ہو کر گزر گیا اور جس جزیرہ کا میل شمال
 تمام عرض سے ثابت ہے وہ کچھ غرب نہ ہوگا اور جس کا میل جنوبی تمام عرض سے ثابت ہے وہ جزیرہ منطقہ

کھنکھالوئے نہ کرگا اں ملا و من مستقر روح جادہ برابر صومئ مستقر ہوگا جسکے مختلف من متقلب
 قطب نما ہے وہ ابدی ظہور ہے اور متقلب قطب خلق ابدی افق ہے اور جسکے مختلف
 من اعتدال برسی ہے وہ منکوسا طالع ہوگا اور مستویا غروب کرگا اور جسکے مختلف
 من اعتدال خرفنی ہے وہ مستویا طالع ہوگا اور منکوسا غروب کرگا و سوال طالع و رتبه
 منکوسا کی صورت ہوگی (جواب) اسکی ہر سو تہوں کی اکیس جزا قبل نور کے طالع کرے اور
 اور نور قبل حمل اور قبل جوت اور جوت قبل دلو اور دلو قبل اور قمری و ملی من القیاس
 غروب قمری منقہ عرض شمس سے اس عرض میں قطبیں حمل و رتبه اقصیٰ کے قطبیں جوتہ میں اور غایت
 ارتفاع شمس بعد میل کا ہے و اں طالع غروب اقباب یا کسی دوسری کو کیسے حرکت ہو سکتا ہو
 جلد جو کہ اکب کا طالع و غروب خود اونی اپنی حرکت فاصلہ سے ہوتا ہے اسی سے کہ کیا کا دورہ ہوتے
 دونوں میں ہوتا ہے و اں او تھیں دن ایک طالع سے دوسرے طالع تک گئے من اور سال عام و ہر سید
 کا ہوتا ہے مگر زابا کہ اوج شمس برون شایر میں ہے اور جوت میں حرکت سب جوتہ کر اسی ہے دن
 ایام خط استوا سے ۶۵۶۷۸۹۱۰۱۱۲۱۳۱۴۱۵۱۶۱۷۱۸۱۹۲۰۲۱۲۲۲۳۲۴۲۵۲۶۲۷۲۸۲۹۳۰۳۱۳۲۳۳۳۴۳۵۳۶۳۷۳۸۳۹۴۰۴۱۴۲۴۳۴۴۴۵۴۶۴۷۴۸۴۹۵۰
 جات تیز جوتہ سے حرکت کم گئی ہے اسی جوتہ و اٹکی ایام خط استوا سے پہنچے ایام کے برابر ہوتا
 اور غایت تفاوت اجد لا عقد میں من جوتہ جوتہ سے جوتہ کی رتبه میں اول بران کا رتبه
 اخیرہ میں تھا۔ اب من اس فعل و غیر مقصود کہ ایک جدول پر فرما کر من جوتہ میں جوتہ کا رتبه
 انامہ کا عرض اور اول ایام اور فرسخ عرض اور طول و سہ اور میان مقام مستویا و اساتیر قرینہ
 کی تعداد بیان کی جائے گی مگر یاد رہے کہ فرسخ قمری میل کا ہوتا ہے اور میل جادہ رتبه و رتبه کا ہوتا ہے

مقدسین کے نزدیک ۳۲ اوتکاسین کا اور متعین کے نزدیک ۲۲ اوتکاسین کا ہوتا ہے طبعی تفاوت سے
 صحت ہو سکتی ہے کہ مقدار میں فقط و کی وجہ سے ہر کہ مقدسین کے نزدیک میل میں ہزار ذراع کا ہوتا ہے
 تو مقدار میل فرانس کے نزدیک ۱۰۹۶ اوتکاسین میں اور ایک اوتکاس جو کہ برابر چار میل ہوتا ہے
 ہے ہوی ہوں اور بر جو گھنٹے کے اکیل سے ۶ میل کے برابر ہے ملاحظہ ہو جدول ہذا

اقایم	اطول بنا بنادی	اطول بنا اوساط	عرض بنادی	عرض اوساط	فراخ عرض	فراخ اطول اوساط	جنا بنیک	اسنا غزہ
اقایم اول	$\frac{۱۲}{۵۴}$	$\frac{۱۳}{۵۴}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۱۶۳	۳۹۵۱	۳۰	۳۰
اقایم دوم	$\frac{۱۳}{۱۵}$	$\frac{۱۳}{۱۵}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۱۵۹	۳۴۲۶	۲۷	۲۷
اقایم سوم	$\frac{۱۳}{۲۵}$	$\frac{۱۳}{۲۵}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۱۳۶	۳۵۴۵	۲۳	۲۳
اقایم چہارم	$\frac{۱۲}{۱۵}$	$\frac{۱۲}{۱۵}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۱۱۷	۳۲۲۷	۲۵	۲۲
اقایم پنجم	$\frac{۱۲}{۲۵}$	$\frac{۱۲}{۲۵}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۹۹	۳۱۰۷	۳۰	۱۵
اقایم ششم	$\frac{۱۵}{۱۵}$	$\frac{۱۵}{۱۵}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۷۳	۲۹۰۱	۱۱	۳۰
اقایم ہفتم	$\frac{۱۵}{۲۵}$	$\frac{۱۵}{۲۵}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	$\frac{۲۲}{۶۲}$	۷۱	۲۷۰۰	۱۱	۳۰

علامہ حضرت اسد بن اعظم بن عبدالرسول ساکن سہارن پور مرحوم مفتوح باب تشریح الافلاک میں فرماتے
 ہیں کہ اس جدول کے جملہ ارقام ولید و صحیح ہیں البتہ اقلیم میں عرض اوسط غلط ہے بخیر ۲۲ درجہ ۳۰

دقیقہ ۱۲۴ ج ۵ دقت ہو جائے اصل خطی صاحب بغینے سے واضح ہو مصنف نے اسکا اقتباس کیا
اور مشاء اس خطی کا یہ ہے کہ تذکرہ شاعر تھے میں ہے ان عرص رسد اول علم نشان اربع و عشرون
درجہ نصف و سدس بعطف سدس بر نصف اور شاعر کے نصف و سدس کا مجموعہ ہم ہوتا ہے
اسیے کہ نصف ۳۰ ہوا اور سدس ۱۰ مجموعہ ہم حالانکہ یہ کاتب کی خطی پر اصل عبارت و نصف
سدس پر باضافت نصف طرف سدس یعنی سدس ۱۰ کا نصف یعنی ۵ - اور دلیل اسکی یہ ہے کہ نقص
۴۰ دقیقہ ہو تو تر اند علی سل التر اند ہوگا دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر ہم دقت ہو تو کیا نصف
وسدس ملتا درجہ کہتے کہ مجموعہ نصف و سدس کا وہ تھا ہی ہوتا ہے ورنہ کمالی علم و اصل اسکا علی
خیر خلفہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین

فصل پنجم

صحیح و شغوق کہ بیان میں ہے۔ - علم الامداد و احرام میں کہاں ہوا ہے کہ اقطاب زمین سے
۱۹۶ اور ربع و ثمن گونا بڑا ہے دلیل اسکی یہ ہے کہ نصف قطر ثمن کا ۵ اور نصف ہر اور نصف
قطر زمین کا ایک توجیب قطر زمین کو ایک ثمن زمین تو قطر ثمن کا سارے باج ہر گاہ اور سکا
مرج ۳۰ اور ربع ہے جب اس مرج کو اس کے قطر میں سارے باج میں ضرب دیا تو ایک چھٹائی
اور ربع و ثمن حاصل ہوا جو مکعب قطر ثمن کا ہوا اور ایک کا مکعب ایک ہونے سے کہ ثمن علم اقطاب
میں مندرج کہ جب کسی محل عدد کو خدا کے ثمن میں ضرب دین تو حاصل مرج ہونے اور جب مرج کو
بھر اسی عدد میں ضرب دین تو حاصل مکعب کہلانے اور جب مرج کو اسی عدد میں ضرب دین تو

حاصل کمال کہتے ہیں اور اقلیدس میں مذکور سان کیا کر کر کے کی نسبت دوسرے کر کے کی نسبت ملکیت نظر کر
 اول کے دوسرے کر کے کے ملکیت قطر کی طرف ہے قوس نسبت دونوں قطروں کے ملکیت کی ہوگی وہی نسبت
 دونوں کر کے کی ہوگی اور یہ ثابت ہو گا کہ ملکیت قطروں کی نسبت ایک اور ایک سو چھاسٹھ درجہ و ثلث
 کی ہے تو یہی نسبت کر کے انصاف کھ کر کے ارض سے ہوگی اور انصاف زمین سے ایک سو چھاسٹھ درجہ
 و ثلث کو نامہ بر ہو گا۔ یعنی حساب تدکر کے ہے اور افضل المبتدئ میں علامہ ریاض الدبیبہ
 کاشانی کے حساب پر انصاف زمین سے میں سو چھاسٹھ گنا بڑا ہے اور نسبتاً جدیدہ سے ایک سو چھاسٹھ
 بارہ لاکھ نینتالیس ہزار ایک سو تیس زمینوں کے برابر ہو گیا کہ اصول علم ریاضیات میں مذکور ہے
 مگر یہ اولیٰ حساب کی غلطی ہے علم قدس میں اس قدر ازیرتہ برابر مقرر ہے تازہ اصل کر دی
 پر حساب فرمایا تو اس سے زیادہ آیا یعنی انصاف تیرہ لاکھ تیرہ ہزار دو سو چھاسٹھ زمینوں کے برابر ہے
 وہ مقررات ماندہ یہ ہیں قطر در شش انچارہ کروڑ اٹھاون لاکھ میل قطر معدل زمین سات
 ہزار و سو تیرہ استارہ مضرب چار سی میل ہر قطر وسط شش دقائی محیطہ سے بتیس دقیقہ
 چار ثانیے ہیں ۵۲۶۹۰۴۵۷ لو ایال قطر $۸۹۵۱۲۹۹۸ + ۵۲۶۹۰۴۵۷ =$

۵۲۶۹۰۴۵۷ لو ایال محیط $۶-۲۸۴۵۳۳۲۴$ لو دقائی محیط $= ۵۲۶۹۰۴۵۷ + ۲۸۴۵۳۳۲۴$
 لو ایال دقیقہ محیط $۶+۳۹۰۵۰۶۱۵$ دقائی قطر شش $= ۳۹۰۵۰۶۱۵ + ۵۲۶۹۰۴۵۷$
 ایال قطر شش $۶-۵۹۳۲۵۹۳۸$ لو ایال قطر زمین $= ۵۹۳۲۵۹۳۸ + ۱۲۰۹۴۲۹۰$ لو نسبت
 قطر ۶×۳ کر کے: کر کے: قطر: قطر مثلثہ بالکسر $= ۱۱۸۳۲۹۰$ لو نسبت کثرین
 عدد ۱۳۱۳۲۵۶۲ و ہوا المقصود یعنی محیط فلک شش انچارہ کروڑ و بتیس لاکھ انچارہ میل کر اور
 ایک دقیقہ محیطہ ۲۰۲۳۵ میل اور قطر شش ۵۲۶۹۰۴۵۷ میل اور وہ قطر زمین ملے

۱۵۹۰ء مثل ہے اور جرم شمس نیزہ لاکھ تیرہ ہزار دو سو چھپن زمینوں کی برابر اور ہم جن کا
 خالق جل و علا کو ہے یہ ہر کثیف افساب زمین سے کتنا ہی گونا گز ہو جس پر اثر فرما کر تو بیشہ میں
 کا نصف سے زیادہ حصہ افساب کی وجہ سے روشن رہیگا اور غل ارض ایک فزوفہ مستدیر شکل
 رہیگا اور فلک زہرہ تک یہ سایہ پہنچے گا اور اس کا مقابل ہوگا اور بیستہ نقطہ ابرج ارض ازل
 اوس مقدار سے جس سے نصف قطر زمین ایک ہر آوریہ ظاہر ہے کہ جب تک یہ مخروط تحت افق
 فل ہے اور جب فوق الافق آگیا رات ہوگی اور جب افساب شقی افق کے قریب ہوگا راس
 مخروط کا میل غربی افق کی طرف ہوگا اور درجہ بدرجہ راس مخروط کا میل علی افق کی طرف
 زیادہ ہوتا جائیگا یا تنگ کہ جوہ شعاع کہ مخروط کو محیط ہے معلوم ہوئے ٹنگی اور سب سے پہلے شعاع
 نظر آئے گی جو بعد سے زیادہ قریب سے جیسے کہ اقصیہ میں نے اپنی کتاب افسابہ شکل دوم میں بیان کیا ہے
 تو پہلے نمود افق سے مستطیل مثل تاکہ کہ معلوم ہوگی اور اس تاکہ اور افق کے درمیان تا یک نظر
 اسکا اسیلے کہ یہ جگہ اگر صوبہ میں رویش ہو مگر بعد سے دور ہو اور ہر مسعر کیلے دوری کی ایک جہتی کر
 جب اوس سے تجاوز کر گیا معلوم نہ ہوگا جیسا کہ اعلیٰ کتاب اندازہ شکل سوم میں بیان کیا ہے
 یا یہ وجہ ہے کہ افق کی نزدیک کی ہوا غلیظ ہے و کثیف ہو تو جب تک روشنی خوب قوی ہوگی اور اسکا
 دور سے معلوم ہوگی اس صورت میں مستطیل کا نام صبح کا ذب ہے اور صبح اول اور فجر مستقبل

۱۵۹۰ء
 دوری اسط



بھکی تھے من
 یہاں مل خطہ
 شکل ہر اس طرح ہوگا

بحر صبح کا ذبکہ بعد صبح اٹھتا ہے یعنی شرف سے بہت قریب ہوتا ہے تو درختی افق میں پھیلی نظر آ کر اور درجہ
 بدرجہ بڑھتی جاتی ہے ساتھ کہ خوب روشنی پھیل جاتی ہے اسکا نام صبح صادق ہے ایسے کہ یہ طلوع غم
 کی سچی خبر دیتی ہے اور اسکو فجر مستطیر اور جھنڈا اور چٹائی بھی کہتے ہیں اسکا بعد افق سرخ نظر آتا ہے
 پھر آفتاب طلوع کرتا ہے اور شفق بالکل اسکا جگہ پر لے لیتا آفتاب ڈوبتا ہے تب افق سرخ رہتا ہے
 پھر سپیدی پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے جو بلند سطحیں عموماً سے روشنی اور صبح شکل میں متناہی وضع
 میں متقابل رنگ میں متخالف ہوتی ہیں ابتدا و انتہا میں متناہی میں اور تجربہ سے معلوم ہے کہ
 اول صبح کا ذب اور شفق کے وقت دائرہ ارتفاع سے جو مرکز شمس پر گزرتا ہو اٹھتا ہے
 اٹھارہ درجہ ہوتا ہے تو اس بعد کا عرض البلد ۹۰ درجہ ۳۰ دقیقہ سے بجا رہتا ہے شفق اور
 صبح صبح ہوتی ہے اور صبح کے کا عرض مساوی تمام میل ہوگا وہاں تک کہ آفتاب منقلب صبح میں
 ہوگا اسکا جگہ پر صبح ہوتی ہے شفق کا ظہور ہوتا ہے اور یہ دونوں اول جگہیں جہاں ایسا وقوع
 ہوتا ہے یعنی اسکا بعد کے موضع میں بھی ایسا ہی ہو کرتا ہے ایسے کہ اہل عرض ج ل میں غائبانہ خط
 ۱۸ درجہ ہے تو غروب کے بعد جب تک آفتاب ۱۸ درجہ نیچے نہیں ہو شفق باقی ہے اور جب ۱۸ درجہ
 منقطع ہو گیا صبح کا ذب ہو گئی اور عرض معلوم میں غائبانہ ارتفاع منقطع ہو کر غروب ہوا
 سلطان ابدی الظہور ہو گا کبھی نہ ڈوبے گا تو وہاں اول شفق آخر صبح پر منطبق ہوگا (سوال)
 ۱۰ ابتدا و انتہا اور صبح صادق ابتدا و غروب ہے اور شفق ابتدا و غروب و ابتدا و غروب اور یہ معلوم ہو کہ ان دونوں
 دونوں میں آفتاب کا غائبانہ الانقطاع اٹھارہ درجہ ہوتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ غروب کا وقت جب قدر
 ہے اتنا ہی نماز و غروب کا بھی ہے ایسے صبح سے لیکر طلوع تک آفتاب کو ۱۸ درجہ لے کر نماز اسطر
 غروب سے لیکر ابتدا و شفق تک بھی ۱۸ درجہ لے کر ہے تو مسافت ایک چال ایک تو قدر و مدت بھی

صبح آفتاب
 منقلب صبح میں ہوتا ہے

ایک ہی درکار ہو جائے کہ معلوم ہو کہ طلوع صبح وغروب شفق معلوم کر سکا گیا فائدہ کہ سطح بحر و عشا کا وقت نکال سکے ہیں (جواب) بیشک ہر روز فجر اور مغرب کا ایک ہی مقدار اور برابر وقت ہوتا ہے عوام میں جو بہ مشہور ہے کہ مغرب کا وقت بیست گم کر غرض غلط ہے حسن دل بنیاد فجر کا وقت ہوگا اور اس وقت اتنا ہی مغرب کا وقت ہوگا کہ کم نہ زیادہ اور ان کے ادراک کا یہ فائدہ ہے۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ ان کا ہمیشہ طلوع صبح وغروب شفق بعض کے وقت افق سے ۱۸ درجہ نیچے ہوتا ہے اور افق بعضی کا درجہ نصف الراس سے بعد ۹۰ درجہ ہوتا ہے تو ان دونوں وقت اتنا کچھ سمت الراس سے ۱۰۸ درجہ حاصل ہوتا ہے یہ اس وقت آفتاب کا بعد سمتی ہے اس وقت مغرب میں آفتاب کا میل نہیں معلوم اعتبار سے بعد دریافت کیا جائے اور ملحوظ جائے کہ عرض البلد سے جیت میں موقوف کر یا مخاض اگر افق ہے تفاضل لین مخاض ہے تو جمع کر دین اس حاصل یا باقی کو بعد سمتی نہ تو یعنی قح ۱۰۸ میں جمع کر کے تصنیف کر دین اس نصف کی حسیب ہوگا یعنی لین پھر اس نصف کو بعد سمتی سے تقریبی کر کے باقی کی حسیب ہوگا یعنی لین یہ دونوں جیسے اور میل کا لوگا یعنی قاطع منقط اور اس ملکہ کے عرض کا لوگا یعنی قاطع منقط ان چاروں کو جمع کر دین حاصل کو بعد ال اوقات میں متوسل کر دین کہریاں اگر دوسری جگہ کے وقت پر جاری میں تو تفاضل طول کو کم و بیش کر دین اس حاصل یا باقی سے فضل الایام کی کمی یا زیادہ دل کیا جائے مثلاً ہم جانتے ہیں کہ آج ۱۱ جمادی الثانی روز جمعہ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۳۸۸ کو افق چمنہ سے صبح و عشا کا ریور وقت معلوم کریں تو نقشہ محل پر

میل شمس ۱۸ جنوری	۴۵	۴۵	۴۰	نصف بحر میل	۹۵	۱۰	۷۷
عرض البلد مخاض	۴۵	۳۶	۲۵	عرض البلد سمتی	۱۰۸		
	۴۵	۲۱	۱۴	بعد سمتی			
بعد سمتی	۴۵	۲۱	۱۵۲	حاصل تقریبی	۳۰	۲۹	۵۱۵۱

جیب لوکار ٹی نصف ۶۵۹۸۹۰۱۶۷۸
 جیب لوکار ٹی حاصل تقریبی ۶۵۶۰۹۶۰۹۶
 قاطع منقطع لوکار ٹی میل ۶۵۰۲۹۱۲۵۶
 قاطع منقطع لوکار ٹی عرض ۶۵۰۲۲۹۶۲۱
 حاصل جمع بر چہار ۶۵۶۶۲۶۲۶۳
 باقی ۶۵۶۶۲۶۲۳

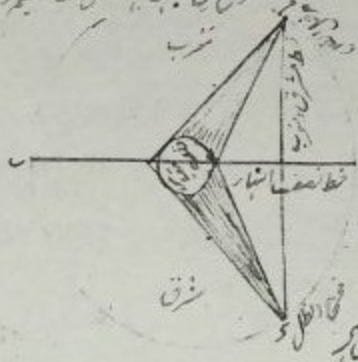
ریوی سی ریسیکا یعنی ۶ پیکر ۴۲ منٹ ۴۰
 سکندریہ عشا کا وقت جوگا اور ۵ پیکر ۵۰ منٹ
 ۲۰ سکندریہ صبح کا وقت و شمالی قوس
 (سوال) بلغاریہ میں جہاں غروب شفق کے بعد ہی صبح کا وقت ہو جاتا ہے اور اس سے
 شمالی شہر و زمین جہاں صلی تفاوت المراتب غروب شفق کے پہلے ہی فجر کا وقت ہو جاتا ہے
 مثال نماز کس وقت پڑھیں (جواب) نماز اوس وقت واجب ہوئی ہے کہ سب پابا بار
 اور سب اسکا وقت ہی جینک وقت نہیں یا نماز نہیں اسوقت کہ ۹ بجے میں میرجہ
 کی نماز فرض نہیں جب وقت آگیا اسوقت میں کہ نماز فرض ہوگی اور بعد نماز و لون کیلئے عشا کا
 وقت ہی نہیں تو اوں پر عشا کی نماز بھی نہیں کیا ہو مصر کی کتب الفقہ صلی سد تعالیٰ علیہ الرحمہ وسلم

رقنا البدینا

خاتمہ

اسین دائرہ بندیہ کے ذریعہ خط نصف استوا اور سمت قبلہ معلوم کر کیا گیا اور بعض دیگر مفید
 معلومات میں۔ ملے کو یا یا زمین کو پر کر کے اوردن سے زمین کو باکل ابر کر لین
 کہ اگر ایک خطہ پانی والیں تو ہر طرف برابر پھیلے یا پارہ یا گولی رکھیں تو پھر خدا انہی

ایک جگہ ٹھہری رہے جب زمین بالکل سطح ہو جائے تو اس پر ایک دائرہ کھینچیں اور مرکز دائرہ پر
 پتیل یا لوہے کا مخروطی شکل کا مقیاس نصب کریں جس کا طول دیکھ کر اس قطر کو منقطع
 عمل کر کے چھوڑ دیں اب کسی دوسرے گولے یا کھینچنے کے قواعد میں مقیاس با سایہ سے دائرہ
 صحت باہر ہوگا اور آہستہ آہستہ وہ چھوٹا ہوتا آہٹکا سا ٹنک کہ ذرہ کہ کسی نقطہ پر ہوتا ہو گا
 دائرہ کہ اور سایہ آہٹکا جس نقطہ پر ہوتا ہو سایہ داخل ہوا ہے نشان کریں اور اس کا نام داخل نظر
 رکھیں پھر سایہ صحت با سایہ موم کا جو آہٹکا ٹنک کی پچھلیا چھوڑنا شروع ہوگا باٹنک
 کہ کسی نقطہ پر ہوتا باہر چلیگا اس نقطہ پر بھی نشان لگادیں اور اس کا نام خوش داخل کھینچیں اس وقت
 نقطوں میں جو خوش تصور ہو اس کی تصیف کر لیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان دونوں نقطوں میں
 ایک خط کے ذریعہ وصل کر دیں جو اس خوش کا وتر ہوگا اس وتر کو اب تیارہ کو مرکز قرار دیکر دوسرے
 گولے کے دوری پر دائرہ کھینچیں پھر دوسرے گولے کا مرکز قرار دیکر بیاضی کی دوسری دائرہ کھینچیں تو وہ
 گولہ بہ دونوں دائرہ دو جگہ تقاطع کریں گے اس تقاطع کو مذکورہ خط مستقیم وصل کر دیں یہ خط
 مستقیم نصف قوس ہوگا یہ خط شکل ۱۴ شمار دوم اسوں میں سے ہے اس خط مستقیم کو
 مرکز تک کھینچ دیں تو وہ نصف دائرہ حاصل ہوگا



جب سایہ اس خط سے دھیکسا گھر گا وقت ہوگا
 اور خط مستقیم کہ نصف دائرہ گولہ و تار مگر یہ قطع
 کرے وہ خط مشرق و مغرب مساویہ خط شکل
 ۱۵ سے واضح ہوگا اب خط نصف دائرہ کو
 خط مشرق و مغرب کہ داخل نظر کرے و خارج نظر کرے

عمل جدول کیا جائے نصف اسیا معلوم ہو جائے مگر یہ عمل بقوی ہے اور اگر تفصیلی اور اس مقصود پر
 قواعد نکل دیں جب اسیا بنیقلک صلی من ہوتا کہ اثر بہ ال تحقیق جو اور مگر تو اب قیمت سے
 اسیا مرتفع آج آجائے کہ قسما کھانک نصف ہمارے وقت منقلک صلی من آیا تو باکل تحقیق بنی
 ہوگا اس لیے کہ جدول و حوزہ کے وقت اسیا بدکسی مد رہے ہوگا اور یہ عمل طلوع یا غروب کے
 وقت کیا جائے جبکہ اقباب احد لا عند الن من جو جو خط کہ استقامت عمل کھینچا جائے خط مشرق
 و مغرب ہوگا اور جو خط کہ زوہ قائمہ اس خط مشرق و مغرب کو قاعہ کرگا وہ خط نصف النهار
 ہوگا یہ حال دو لائنوں میں سے پس طرح سے ہی جب خط نصف اسیا و خط مشرق و مغرب معلوم
 ہو جائیں تو اب دائرہ کو ۳۶۰ حصہ اور ہر ایک ٹکڑے کو ۹۰ حصہ مساوی بن تقسیم کر دین کہ اگر
 احاطہ منہ فصولا است قبلہ من اسکی ضرورت ہوگی اور خط نصف ہمارے ایک قیمت نشان
 قاعہ سے حسین دائرہ و مری کی حد ضرورت نشان حرف ر من برابر کر کے ایک کمال کسی جگہ
 گاڑ دین پھر سو وقت ہی چاہے اسکا سایہ دیکھیں اور سر پر نشان نکادیں اور اس سایہ
 کو اب دین چوتھام کے وقت جب سایہ دستا پہنچو تو چھوٹا سا سر پر نشان دین ان
 دونوں نقطوں کے درمیان ایک خط مستقیم کھینچ دین یہ خط مشرق و مغرب ہوگا اس خط پر
 ایک عمود قائم کریں یہ خط نصف اسیا ہوگا پھر حلقہ ایک بنائیے اور اسان سے لے کر حسین
 کمال کار سکی غرض ضرورت نشان سو وقت طلوعی چاہے مسطح زمین پر کوئی ٹکڑی قدر وغیرہ سیدھی
 کھڑی کریں اور اوپر کی طرف اوٹیل سے دیاتے زمین کے بالکل سیدھی چھوڑے اور سایہ کی اوپر ایک
 نشان مبدی سے متنبی تک کھینچ دین اور ارتفاع الشمس اس وقت معلوم کر لیں پھر جب شام کے
 وقت اقباب اوس اقباب پر آجائے تو چھوٹا سر پر نشان کھینچ کر کمال کریں اور سایہ پر نشان

ان دونوں نشانوں سے ایک زاویہ پیدا ہوگا اس زاویہ کی نصف کردار میں یہ خط نصف استوا ہوگا
 اس خط زاویہ نامہ پر تقاطع کرنا ہوا ایک خط کہ جس میں یہ خط مشرق و مغرب ہوگا اس کے علاوہ اوپر ہی
 چند طریقے ہیں مگر ان سب سے اچھے طریقہ اولیٰ ہے اس طریقہ کو موجد ابو عبد اللہ بن سید بن ہارون
 وطن کی طرف منسوب ہو کر ادارہ ہندوستان کے نام مشہور ہوا۔ سمت قبلہ کی صورت نماز میں پڑائی ہے یہ
 مسلمانوں کو اس کا جاننا اور اس کا ادراک کا طریقہ معلوم کرنا ہی از خود ضروری ہے سمت قبلہ افق کا وہ نقطہ
 ہے کہ جو شخص اس کی طرف منہ کرے اس سے قبلہ کی طرف ہو گیا اور عکسہ قطب العین مشرق و مغرب
 الادراک میں تحریر فرمایا ہے کہ درہ منیہ کہ علیہ موضوع از ملک مصر کہ سمت از اس پر گزرتا ہو افق قبلہ
 موضوع سے تقاطع کر کے وہ قبلہ ہے اور افق اور اس نقطہ میں جو خط واصل ہو وہ خط سمت قبلہ ہے
 اور افق لی جہ قوس جو اس نقطہ اور نقطہ شمال و جنوب یا نقطہ مشرق و مغرب کے درمیان میں مشرق و مغرب
 دور سے زیادہ ہو اس کو قوس سمت القید اور قوس انحراف قبلہ کہتے ہیں قوس انحراف کو جانے کہ ان نقطوں
 اس قدر انحراف کرے "سمت قبلہ معلوم کر لیتے ہیں کہ خط کے طول و عرض معلوم کر لیں اس قدر درت ہے
 طول کہ نقطہ جزائر خاللات سے ۷۷ درجہ ۱۰ دقیقہ اور ساحل جزائر سے ۱۶۷ درجہ ۱۰ دقیقہ عرض
 شمالی خط استوا سے ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ اور بحساب جدیدہ سے اس کا عرض سبب ذیل ہے
 طول کہ نقطہ ار کرینج م م ۴۰ درجہ ۱۰ دقیقہ اور عرض شمالی ۲۱ درجہ ۲۵ دقیقہ سے ہی قوس
 اور اسی پر عمل مناسب۔ اب سمت قبلہ کی شہر کا نکالنا چاہیں تو وہ شہر طول و عرض میں برابر
 ہوگا یا طول و عرض میں زیادہ یا کم ہوگا تو یہ نو صورتیں ہیں جس کا ہر نقطہ شکل بذاتہ واضح ہوگا
 مگر مساوی طول و عرض جب کہ وہ شہر ہی شمال میں ممکن کہ اس عرض طول پر شمال
 میں خاص ملک خط میں ہوگا نہ کوئی دوسرا شہر ان خوب میں ممکن اور وہ ان
 سمت قبلہ معین نہ ہوگا آیتا قولوا انتم وجہ اللہ کا ظہور اس جگہ ہوگا اب

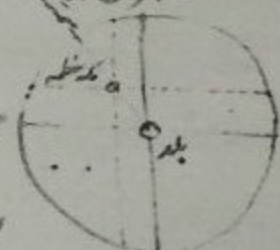
ملاحظہ

• جنوب

• مشرق

مشرق

آہ صورتیں کہ جس طول میں رائد اسکا قبلہ نقطہ ہو جبکہ اسے طرہ سے نصف استوا سے جنوب
 میں ہے طول میں برابر عرض میں کم تو اسکا قبلہ نقطہ شمال کو ہے کیونکہ ملکہ محیط اس شہر کہ نصف استوا
 سے شمال کی طرف ہے ان ایسے شہروں کے سمت قبلہ نکالنا بہت آسان ہے کیونکہ خط نصف استوا
 ہی خط سمت قبلہ ہے اول میں نقطہ جنوب دوم میں نقطہ شمال ہوگا طول و عرض دونوں میں رائد
 تو نقطہ جنوب و شمال مغرب کی طرف بقدر مابین طول بلکہ طول ملکہ محیط لیا جائے اور نقطہ مشرق و مغرب
 سے جنوب کی طرف بقدر مابین عرضین اور یہ دو نہایت مزیدہ و جزویرہ کہ درمیان ایک خط مستقیم
 کھینچا جائے اور مرکز دائرہ مذکورہ سے دو نقطہ نکال جائیں دونوں خط حقیقی طعشیں کہ اصل میں
 استوائیہ میں تقاطع لیا جائے ایک خط مستقیم کھینچا جائے یہ خط مستقیم صاب قبلہ ہوگا اور یہ صوب
 طول و عرض دونوں میں کم طول میں کم عرض میں رائد کسی طرہ سے اس شہر سے
 مشرق یا جنوب یا جو تو نقطہ جنوب و شمال سے مشرق کی طرف بقدر مابین طول
 لیا جائے کیونکہ ملکہ محیط اس شہر سے مشرق ہے ان دونوں شہروں
 خط واصل لیا جائے اور نقطہ مشرق و مغرب سے جنوب کی طرف مابین عرض
 لیا جائے کیونکہ ملکہ محیط اس سے جنوبی ہے اس دو میں سے کسی خط ملا دیا جائے



اور اس کے بعد مرکز دائرہ مذکورہ سے نقطہ تقاطع تک ایک خط مستقیم کھینچا جائے یہی خط سمت قبلہ کی طرف
 ہوگا طول میں زیادہ عرض میں کم تو ملکہ محیط اس شہر سے جنوبی شمال ہوگا واصل اس کے بالعکس ہوگا
 طول میں زیادہ عرض میں مساوی طول میں کم عرض میں مساوی ایسے شہروں کے قبلہ جب انقباض برج خنجر
 کے آخرین درجہ یا برج سرطان کے تیسویں درجہ میں ہو سو وقت اس طرح کے حصہ نکالنے کے احوال
 یوں دیا گیا تیسویں سرطان کو اس طرح کے حصہ عرض البلد پر رکھو اور خنجر درجہ کے جو جزو معلوم ہو اس پر

نشان دید و چرخ عقیبت کو بقدر مابین اطمینان موجب لطف گھوڑا و اگر طول بلکہ مکہ معظمہ سے راندو
 اور اگر طول بلد طول مکہ معظمہ سے کم ہو تو عقیبت کو بقدر مابین اطمینان مشرق کی طرف حرکت دوسری
 حرکت دینے کی انھوں جزا یا قیاسوں سرطان مضطرب و ارتفاع کے حسب جزا و بموجب جیاتیں
 کا سایہ اوس جزا پر پہنچے تو وہی سمت قبلہ سے اسلئے کہ یہ دو تائیریں وہ ہیں کہ انھیں کا میل شمال
 مطابق عرض بلد معظمہ ہے توجیب انشاب ان دونوں بزرگوں میں ہرگا انشاب کا سایہ مکہ معظمہ میں عدم
 ہوگا اور اس تائیر میں اس وقت دوسری شہر میں جو سایہ ہوگا وہی سمت قبلہ ہوگا (سوال)
 اسطراب کہے گئے ہیں یہ کیا چیز ہے (جواب) اسطراب بھین کا اہر طرف ہی متیل کا باطلہ کا ناگر
 اس میں سمت مصطفیٰ ہوئے ہیں ہر ایک پر نصف قسم کے نشانات ہوتے ہیں جس کے آریہ بھین
 کو انکے کاموں میں بہت مدد ملتی ہے آسمان کی تصویر سطح پر کھینچی ہوئی ہے اسکی صفیوں کی کراہی
 آسمان کی اوصاف معلوم کرتے ہیں یہ توانائی غلط ہے جسکے معنی میزان شمس میں اور کان پر وہی نہ
 لکھا ہے کہ اسطراب کی اصل اسطرابون ہے اور اسکے معنی مراۃ الکواکب میں سے بعضیوں
 اسکے معنی ستارہ یا ب بیان کیا ہے اور ایک قول ہے کہ اسطراب معنی نصف اور لب ہر مسئلہ
 کے درجہ کا نام ہے جس نے اسے ایجاد کیا ابھو نصیری سے منقول ہے کہ شب بدوار ملک کو سطح مستوی میں
 کھینچا تو ہر مسئلہ پوچھا میں سطریم اگر کسی نے خواب دیا سطرلاب اوی لان سے اس کا نام ہی
 اسطراب ہوگا اسطراب خدا بخش نام تھا سی آل ای مرحوم کی کتاب میں ہے وہ لکھتے ہیں ان
 کہہ سکتے ہیں سمت قبلہ کا ایک سمت آسان طریقہ ہے کہ جب آفتاب انھوں جزا یا قیاسوں پر لان
 میں ہو اسوقت مابین طول کو و دقیقہ میں ضرب دین حاصل ضرب کو نصف انبار طہر ہر خاص اگر
 طول بلد طول مکہ معظمہ سے زائد ہو اور نصف انبار طہر سے گھٹا ہو اگر طول بلد طول مکہ معظمہ سے کم ہو

اوس تا رخ خاص من او سوخت خاص من اهل مناس جیغرف بودی است قبله در قبله طرف جهت اهل است
 فقیر غفر الله له القدر لکنا سے اور اگر فضل طول کو زائد ہو چکی صورت میں کعبہ میں اور کم ہو چکی صورت میں
 زیر جانب تو اہل مناس لکھی سمت قبلہ کی طرف ہو گا تا حد مناس کی طرف پاؤں رکھیں اور متبادر مثل
 کی طرف مسجد کریں خانہ مسجد کی طرف مسجد ہو گا مگر ان سب طریقوں میں خاص موضع مسجد پر جانے اور ان
 ان اعمال تشریح کر رہے ہیں علم ہائیں ہے اگر چاہیں کہ ایک جگہ مسجد دوسری جگہ کا سمت قبلہ معلوم کریں کہ کس جگہ مسجد
 انحراف اس طرف کرنا پائے تو اسکا تا حد ہے - طول مکہ معظمہ اور طول مکہ معلوم کر کے مابین اوس میں
 معلوم کریں پھر عرض مکہ مسجد اور عرض مکہ معلوم کر کے مابین اوس میں معلوم کریں چر مابین اوس میں کا جیب
 لوگارش میکر جیب تمام لوگارش عرض حرم حرم میں جمع کر کے جدول جیب میں منقوس کریں اور اس قوس
 کا نام لیکر اسکا نام محفوظ اول رکھیں پھر جیب لوگارش عرض مکہ معظمہ سے سبب لوگارش محفوظ اول کو تو فرقی
 کر کے اوس کی قوس میں اسکا نام محفوظ ثانی رکھیں اس محفوظ ثانی کو تمام عرض بلد میں جمع کر کے محفوظ
 ثالث نام رکھیں پھر محفوظ ثالث کی جیب کو محفوظ اول کی جیب میں جمع کر کے اوس کی قوس میں لیکر محفوظ
 رابع نام رکھیں اسکا نام میں کہ بعد مابین مکہ معظمہ و بلد ہو گا اسکا بعد مابین پھر جیب لوگارش محفوظ اول کو
 جیب لوگارش بعد کو تو فرقی کریں اس کا قوس میں اس قوس کا نام قدر انحراف ہو گا اسقدر درجہ و دقیقه
 و ثانی کریں مثال اوس طول مکہ معظمہ ۳۷ طول بریلی عطا ہر مابین اطولین سطح عرض مکہ معظمہ
 کا الہ عرض بریلی اجم کا مابین اوسین دنو لوج مابین اطولین ۹۵۸۰۱۵۱۰۶ + لوج عرض
 حرم حرم ۹۵۹۶۸۹۲۶۲ = ۹۵۷۶۸۹۲۶۲ - لوج محفوظ اول ۹۵۷۶۸۹۲۶۲ = ۹۵۷۶۸۹۲۶۲ - لوج محفوظ اول ۹۵۷۶۸۹۲۶۲
 لوج عرض مکہ معظمہ ۹۵۷۶۸۹۲۶۲ - لوج محفوظ اول ۹۵۷۶۸۹۲۶۲ = ۹۵۷۶۸۹۲۶۲ - لوج محفوظ اول ۹۵۷۶۸۹۲۶۲
 قوسہ الونب الہ محفوظ + تمام عرض بریلی سائط = فتح ۵ اجم محفوظ ثالث جیب

اور اس وقت میں
مابین دیکھیں

مکہ

جیب

سائب تمامه الحج ثمانية ارض السبله لهذا قبله شمال حاصل الفرق كوسي جيب سائب =
 $959219592 + \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - \text{جيب ناقص}$
 عرضين كوسي = $95994948 - 95994948$ قوس ابن ظل فله تمامه كوسه قدر الانحراف من الجنوب
 الى الشمال مثال دوم بار شريف طوله فله لم عرضه الكه ما فضل طول منه الحظم عرض حرم
 $959219592 + \text{جيب فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ قوس ابن ظل
 سائب تمامه ابطا زاد ارض السبله لهذا قبله شمال حسب قوس ظل 959219592
 $+ \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - \text{جيب ناقص عرضين} 95994948$
 $= 95994948 - 95994948$ قوس ابن ظل فله تمامه كوسه قدر الانحراف من نقطة الجنوب الى
 الشمال مثال سوم بريلي شريف طوله عطا عرض فله كفضل طول كطرسه ظم عرض حرم مخزم
 $959219592 + \text{جيب فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ قوس ابن ظل
 سائب تمامه الكونج كم ارض السبله لهذا قبله ضولي ما بين العرضين آ الحج جيب سحر
 $959219592 + \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ جيب
 ما بين العرضين آ الحج $959219592 + \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ قوس ابن ظل فرسط تمامه
 كوسه قدر الانحراف من نقطة الجنوب الى الجنوب مثال چهارم مراد باد طوله ع ح ك عرض فله
 ما بين الطولين ع ح م فله ظم عرض حرم مخزم $959219592 + \text{جيب فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$
 $959219592 + \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ قوس ابن ظل سائب تمامه الكوم كم ارض السبله لهذا قبله ضولي
 جيب سحر $959219592 + \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ جيب
 ناقص عرض $959219592 + \text{ظل فصل} 95994948 = 95994948 - 95994948$ قوسه فونج تمامه كوسه قدر الانحراف من الجنوب الى الجنوب

والتفاوت اما بر سر فتح الشرائع فی هذا العمل ودرستی نامم